سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت تورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

نا ولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 260 Thursday 05 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۶۰) ۵ رفروری ۲۰۲۶ء بروز جمعرات قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

کانگریس کا اراکین پارلیمنٹ کی معطلی اور راہل گاندھی کو بولنے سے روکے جانے پر سخت احتجاج

حکومت پر جمہوری روایت کو مجروح کرنے اور اپوزیشن کی آواز دبانے کی کوشش کرنے کا الزام

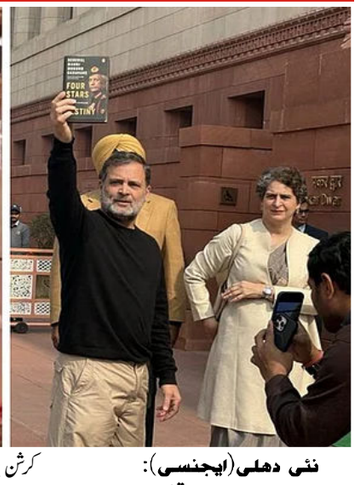

نئی دہلی (ایجنسی):
پارلیمنٹ میں جاری تعطل کے درمیان کانگریس نے اپنے اراکین پارلیمنٹ کی معطلی اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو بولنے سے روکے جانے پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پارٹی نے اسے جمہوریت پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اپوزیشن کی آواز دبانے کے لیے پارلیمانی روایات کو پامال کر رہی ہے۔

کانگریس کے مطابق لوک سبھا میں جب راہل گاندھی نے ملک کی خارجہ پالیسی اور چین سے متعلق امور پر اظہار خیال کرنا چاہا تو برسر اقتدار جماعت کے اراکین نے ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ پارٹی نے الزام عائد کیا کہ ایوان چلا رہے کرشن پرساد جینیٹی سے قائد حزب اختلاف کو مکمل طور پر بولنے کا موقع نہیں دیا۔ اس صورت حال پر اعتراض ظاہر کرنے والے کانگریس اراکین کو پارلیمانی کارروائی سے معطل کر دیا گیا۔

کانگریس نے اپنے سرکاری بیان میں کہا کہ پارلیمنٹ جمہوریت کا مندر ہے جہاں عوامی مسائل پر سنجیدہ بحث ہونی چاہیے لیکن موجودہ حکومت اس روایت کو کمزور کر رہی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ راہل گاندھی کو ملک سے جڑے اہم سوالات اٹھانے نہیں دیے جا رہے اور جب کانگریس اس رویے کے خلاف آواز بلند کرتی ہے تو اس کے اراکین کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

گزشتہ روز اراکین کی معطلی کے بعد آج بھی کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے پارلیمنٹ کی سیڑھیوں اور مکر دوار کے قریب احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں پوسٹر اٹھا رکھے تھے جن پر وزیر اعظم کے خلاف سخت نعرے درج تھے، جبکہ ناانصافی نہیں سہیں گے' اور 'تاناشاہی نہیں چلے گی' جیسے نعرے بھی لگائے گئے۔ کانگریس نے کہا کہ یہ احتجاج عوامی آواز کی نمائندگی کرتا ہے اور وہ اس ناانصافی کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

اس معاملہ پر پرینکا گاندھی نے بھی ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہر اجلاس میں اپوزیشن کے اراکین کو معطل کیا جا رہا ہے اور اب یہ کوئی نئی بات نہیں رہ گئی ہے۔ ان کے مطابق یہ طرز عمل جمہوری روایت کے خلاف ہے اور اختلاف رائے کو دبانے کی کوشش کی عکاسی کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں آواز دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور حکومت اپنی ذمہ داری سے بچ رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مسئلہ نعروں یا کاغذ اچھالنے کا نہیں بلکہ بنیادی طور پر اپوزیشن کی آواز کو خاموش کرنے کا ہے، جبکہ حکومت کو چاہیے کہ ایوان کے اندر سنجیدہ مکالمہ کو یقینی بنائے۔

لوک سبھا میں ہنگامہ کے سبب ٹل گئی پی ایم مودی کی تقریر، ایوانِ زیریں کی کارروائی کل تک کے لیے ملتوی

نئی دہلی (ایجنسی):
پارلیمنٹ میں جاری بجٹ اجلاس کے دوران زبردست ہنگامہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ خاص طور سے لوک سبھا میں گزشتہ 2 دنوں میں ہنگامہ کے سبب کئی بار کارروائی ملتوی ہوئی، اور آج تو وزیر اعظم نریندر مودی کی مقرر کردہ 5 بجے کی تقریر بھی نہیں ہو پائی۔ ایوانِ زیریں میں شدید ہنگامہ کے سبب تیسرے دن بھی صدر جمہوریہ کی تقریر پر شکریہ کی تحریک پر بحث ٹھیک طرح نہیں ہو سکی۔ وزیر اعظم مودی شام 5 بجے لوک سبھا میں 'شکریہ کی تحریک' پر بحث کا جواب دینے والے تھے، جو کہ ہنگامہ کی نذر ہو گیا۔

لوک سبھا کی کارروائی جب آج 5 بجے شام میں شروع ہوئی تو اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پوسٹر لے کر چیئر کے قریب پہنچ گئے۔ کانگریس، ترنمول کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے کچھ اراکین تیزی سے بی جے پی اراکین پارلیمنٹ کے پاس بھی پہنچ گئے۔ یہ ناراض تھے کیونکہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کو کچھ بھی بولنے کا موقع نہیں دیا جا رہا تھا۔ کچھ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو، انوراگ ٹھاکر اور اشونی ویشنو سے بات چیت کرنی چاہی، لیکن برسر اقتدار طبقہ بھی ہنگامہ آرائی پر آمادہ دکھائی دیا۔ ہنگامہ دھیرے دھیرے بڑھتا گیا اور ایوان کو چلا رہی سندھیا رائے نے ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ پی ایم مودی 'شکریہ کی تحریک' پر بحث کا جواب دینے ایوان میں داخل بھی نہیں ہو پائے۔ آج جب ایوان کی کارروائی 5 بجے شروع ہونے کے بعد سندھیا رائے نے پی پی چودھری سے بولنے کے لیے کہا، تو اپوزیشن اراکین تختیاں لے کر ویل میں پہنچ گئے اور نعرہ بازی کرنے لگے۔ اپوزیشن لیڈران کئی باتوں کو لے کر اپنی ناراضگی ظاہر کر رہے تھے۔ برسر اقتدار طبقہ کے لیڈران بھی کئی بار اپنی آواز بلند کرتے نظر آئے۔ آج دن بھر اسی طرح کی رخنہ اندازی دیکھنے کو ملی۔ پہلے تو آج صبح کارروائی 12 بجے تک کے لیے ملتوی ہوئی تھی۔ اس کے بعد 2 بجے، اور پھر 5 بجے تک کے لیے ملتوی کی گئی تھی۔ 5 بجے کے بعد جب حالات بہتر ہوتے نظر نہیں آئے، تو کل صبح 11 بجے تک کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی۔

جموں کشمیر انکاؤنٹر میں دو ملی ٹنٹس ہلاک، آپریشن جاری

ادھمپور (ایجنسی): جموں کے ادھمپور ضلع میں گزشتہ روز سے جاری انکاؤنٹر میں حفاظتی اہلکاروں نے دو ملی ٹنٹس کو ہلاک کر دیا ہے۔ فوج کی وہائٹ نائٹ کور (White Knight Corps) نے سماجی رابطہ گاہ 'ایکس' پر دو ملی ٹنٹس کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ آپریشن ہنوز جاری ہے۔ فوج نے ایکس پر لکھا: ''جموں کشمیر پولیس کی جانب سے فراہم کی گئی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر وہائٹ نائٹ کور کی سی آئی ایف (کاؤنٹر انسرجنسی فورس) ڈیلٹا ٹیم نے بسنت گڑھ کے جوپھار علاقے میں انسداد دہشت گردی آپریشن شروع کیا۔'' فوج نے آپریشن کے دوران ہلاک کیے گئے ملی ٹنٹس کی شناخت ظاہر نہیں کی ہے تاہم ذرائع سے ان کا تعلق جیش محمد نامی کالعدم تنظیم کے ساتھ بتایا جا رہا ہے۔'' قبل ازیں، ادھم پور میں منگل کی سہ پہر سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹس کے مابین گولیوں کا تبادلہ اس وقت شروع ہوا جب رام نگر تحصیل کے جوفر مرٹا نامی گاؤں کے جنگلاتی علاقے میں خفیہ اطلاع موصول ہونے کے بعد علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا تھا۔ محاصرے کے دوران ملی ٹنٹس اور سیکورٹی اہلکاروں کی ٹیم کے ساتھ آمنا سامنا ہوا جو انکاؤنٹر کی شکل اختیار کر گیا۔ ذرائع کے حوالہ سے معلوم ہوا ہے کہ دہشت گردوں نے ایک گپھا میں پناہ لی اور گزشتہ روز ابتدائی طور پر فائرنگ کے بعد پوری رات گولیوں کا تبادلہ تھم گیا۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ منگل کی شام فائرنگ اور دھماکوں کے بیچ ملی ٹنٹس نے اندھیرے کی آڑ میں بھاگنے کی کوشش کی جسے مستعد سیکورٹی اہلکاروں نے ناکام بنایا۔ حکام نے مزید بتایا کہ رات کے دوران فائرنگ کا تبادلہ رک گیا وہیں سیکورٹی فورسز نے انکاؤنٹر کے دوران نگرانی کے لیے ڈرونز کا بھی استعمال عمل میں لایا۔ اور گپھا میں چھپے ملی ٹنٹس پر آخری حملہ بدھ کی صبح شروع کیا گیا جس کے نتیجے میں دو دہشت گرد مارے گئے۔

غازی آباد: تین سگی بہنوں کی نویں منزل سے کود کر خودکشی

غازی آباد (ایجنسی): تھانہ ٹیلا موڑ علاقے میں واقع بھارت سٹی میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جہاں ایک ہی خاندان کی تین نابالغ سگی بہنوں نے مبینہ طور پر عمارت کی نویں منزل سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دی۔ اس دل دہلا دینے والے سانحے کے بعد پورے علاقے میں غم اور سناٹا چھا گیا ہے۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، پولیس نے موقع پر پہنچ کر معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے اور ہر پہلو سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق یہ واقعہ دیر رات تقریباً سوا دو بجے پیش آیا۔ مقامی افراد نے اچانک تیز آواز سنی، وہ باہر نکل کر آئے تو انہوں نے دیکھا تو تینوں بچیاں عمارت کے نیچے زمین پر پڑی تھیں۔ فوری طور پر پولیس اور اہل خانہ کو اطلاع دی گئی۔ بچیوں کو ایمبولینس کے ذریعے نزدیکی اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس کے مطابق جاں بحق ہونے والی بہنوں کی شناخت نشیکا (16 سال)، پراچی (14 سال) اور پاکھی (12 سال) کے طور پر ہوئی ہے۔ تینوں ایک ہی فلیٹ میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھیں۔ ایک ساتھ اس انتہائی قدم اٹھانے کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکی ہے۔ موقع سے ایک صفحے پر مشتمل مختصر نوٹ بھی برآمد ہوا ہے جس پر صرف 'ممی پاپا سوری' لکھا ہوا ہے۔ پولیس اس نوٹ کو جانچ کا اہم حصہ مان رہی ہے۔ تفتیشی افسران کا کہنا ہے کہ نوٹ کی تحریر اور دیگر پہلوؤں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے تاکہ حقیقت تک پہنچا جا سکے۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تینوں بہنیں ایک آن لائن ٹاسک پر مبنی کوریائی لوگیم سے منسلک تھیں اور کافی عرصے سے اس میں سرگرم تھیں۔ پولیس اس پہلو کو بھی سنجیدگی سے دیکھ رہی ہے کہ آیا اس گیم یا کسی آن لائن دباؤ کا اس واقعے سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ تاہم حکام نے واضح کیا ہے کہ حتمی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے تمام شواہد کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے گا۔

منی پور میں تقریباً ایک سال بعد صدر راج ہٹانے کا اعلان، یمنام کھیم چند نے گورنر کو حکومت سازی کا دعویٰ کیا پیش

امپھال (ایجنسی):
منی پور میں تقریباً ایک سال بعد صدر راج ہٹانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ 9 فروری 2025 کو وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کے ذریعہ وزیر اعلیٰ عہدہ سے استعفیٰ دیے جانے کے بعد ریاست میں 13 فروری 2025 کو صدر راج نافذ کر دیا گیا تھا۔ صدر راج کے نفاذ کے بعد 60 رکنی اسمبلی کو معطل کر دیا گیا تھا۔ ریاستی اسمبلی کی مدت کار 2027 تک ہے، یعنی آئندہ سال اسمبلی انتخاب کرایا جائے گا۔ تازہ صورت حال یہ ہے کہ نوتقرر بی جے پی قانون ساز پارٹی لیڈر یمنام کھیم چند سنگھ نے منی پور کے گورنر اجئے کمار بھلا کو حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کیا۔ حکومت سازی کا دعویٰ پیش کرنے کے بعد یُمنام اپنی رہائش پر آ گئے۔ اس سے قبل 3 فروری کو بی جے پی کے 37 اراکین اسمبلی میں سے 35 اراکین اسمبلی کے علاوہ پارٹی کے مرکزی آبزرور ترون چگھ، شمال مشرق کے انچارج سمت پاترا اور بی جے پی کی ریاستی صدر اے شاردا دیوی کی موجودگی میں وائی کھیم چند سنگھ قانون ساز پارٹی کے لیڈر منتخب کیے گئے تھے۔ جلد ہی وہ وزیر اعلیٰ کا حلف لے سکتے ہیں۔ امکان یہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ریاست میں 2 نائب وزرائے اعلیٰ بھی بنائے جائیں گے۔

منی پور میں موجودہ وقت میں بی جے پی کے 37 اراکین اسمبلی ہیں۔ 2022 کے اسمبلی انتخاب میں بی جے پی کے 32 امیدواروں نے کامیابی حاصل کی تھی۔ جنتا دل یو کو 6 سیٹوں پر جیت ملی تھی، جن میں سے 5 اراکین اسمبلی بعد میں بی جے پی میں شامل ہو گئے تھے۔ دیگر اراکین اسمبلی میں سے 6 این پی پی سے، 5 ناگا پیپلز فرنٹ سے، 5 کانگریس سے، 2 کوکی پیپلز الائنس سے، ایک جنتا دل یو سے اور 3 آزاد ہیں۔ گزشتہ کچھ مہینوں میں بی جے پی کی مرکزی قیادت نے اپنے میتئی اور کوکی اراکین اسمبلی، معاون این پی ایف اور این پی پی کے ساتھ ساتھ کچھ آزاد اراکین اسمبلی سے کئی دور کی میٹنگیں کیں، تاکہ یہ پتہ لگایا جا سکے کہ کیا سیاسی حالات حکومت تشکیل دینے کے لیے موافق ہیں۔ بہتر حالات کا اندازہ کیے جانے کے بعد ہی یمنام کھیم چند کو بی جے پی قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا اور حکومت سازی کے لیے پیش رفت بھی کی گئی۔

ایس آئی آر: ممتا بنرجی نے مغربی بنگال کے ساتھ ناانصافی کا لگایا الزام

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو جاری کیا نوٹس، سماعت کے دوران ممتا بنرجی نے کہا کہ ایس آئی آر کا مقصد ووٹ حذف کرنا ہے، جوڑنا نہیں

نئی دہلی (ایجنسی):
مغربی بنگال میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) معاملہ پر آج سپریم کورٹ میں انتہائی اہم سماعت ہوئی۔ اس دوران سب کی نظریں ریاست کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی پر مرکوز تھیں۔ وہ بھی عدالت میں موجود تھیں۔ انھوں نے عدالت سے بولنے کی اجازت مانگتے ہوئے کہا کہ ''کیا میں بول سکتی ہوں، میں اسی ریاست سے تعلق رکھتی ہوں۔'' اجازت ملنے پر انہوں نے کہا کہ ہمیں کہیں بھی انصاف نہیں مل رہا ہے۔ ہم نے 6 بار الیکشن کمیشن کو پوری تفصیلات کے ساتھ خط لکھا۔ میں ایک بہت عام خاندان سے آتی ہوں، انصاف رو رہا ہے، میں اپنی پارٹی کے لیے نہیں لڑ رہی ہوں۔ ان دلائل پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے جواب طلب کیا ہے۔ اب اس معاملے پر اگلی سماعت 9 فروری کو ہوگی۔

ممتا بنرجی نے سماعت کے دوران عدالت میں کہا کہ ایس ای آر کا مقصد ووٹ حذف کرنا ہے، جوڑنا نہیں۔ ممتا بنرجی نے مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی لڑکی کی شادی ہو جائے اور وہ سسرال چلی جائے تو اس صورت میں بھی معلومات میں عدم مطابقت ہو سکتی ہے۔ عدالت نے ممتا کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ آپ کی ریاست کی پیروی کے لیے بڑے وکیل دستیاب ہیں۔ شیام دیوان، کپل سبل جیسے وکیل ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ کوئی حل نکلے اور کسی بے گناہ کا نام ووٹر لسٹ میں نہ چھوٹے، ہم پہلے ہی 10 دن کی ڈیڈ لائن بڑھا چکے ہیں، اب وقت نہیں بڑھا سکتے۔

ممتا بنرجی نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ مغربی بنگال کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ آسام اور نارتھ ایسٹ میں ایس آئی آر کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ لوگ فصلوں میں لگے ہوئے ہیں اور انہیں نوٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ ابھی اس کے لیے تیار نہیں ہیں۔ بی ایل او دباؤ میں خودکشی کر رہے ہیں۔ ممتا بنرجی نے یہ بھی دلیل دی کہ وہ کہتے ہیں آدھار کے ساتھ ہمیں ایک اور سرٹیفکیٹ چاہیے۔ دوسری ریاستوں میں ڈومیسائل، ذات کا سرٹیفکیٹ وغیرہ کچھ بھی نہیں مانگا جاتا۔ الیکشن سے عین قبل صرف مغربی بنگال کو نشانہ بنایا۔ وہ 2 مہینوں میں کچھ ایسا کرنا چاہتے تھے جس میں 2 سال لگتے ہیں۔ جب لوگ باہر تھے تب انہوں نے یہ کیا۔ ممتا بنرجی کے مطابق غریب لوگ دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں، اور ایس آئی آر میں ان کا نام ہٹا دیا جا رہا ہے۔ عدالت کے حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اپنی فائر برانڈ شبیہ رکھنے والی ممتا ووٹر لسٹ کو لے کر جاری ایس آئی آر عمل کے خلاف مسلسل آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ پہلے بہار میں جاری ایس آئی آر کو لے کر وہ احتجاج ظاہر کر چکی ہیں اور اب جب انہی کی ریاست میں یہ اصلاحی عمل چل رہا ہے تو اس کے خلاف مسلسل باغی تیور اپنائے ہوئی ہیں۔

حکومت خود ہی پارلیمنٹ کو ڈسٹرب کر رہی: پرینکا

نئی دہلی (ایجنسی): لوک سبھا کی کارروائی میں برسر اقتدار طبقہ کے ذریعہ لگاتار رخنہ اندازی پر کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے اپنی سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ آج انھوں نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''مودی حکومت یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ پارلیمنٹ میں صرف انہی کی چلتی ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ ایوان میں کسی کو بھی کھڑا کر دیں گے، پھر وہ جو چاہے بول سکتا ہے، لیکن قائد حزب اختلاف کو نہیں بولنے دیں گے۔ یہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔'' پرینکا گاندھی نے اندرا گاندھی کے دور حکومت کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ فیصلہ لینے سے کبھی بھی راہِ فرار اختیار نہیں کیا، لیکن مودی حکومت میں ہمت کی کمی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ پرینکا کہتی ہیں کہ ''اندرا گاندھی جی کبھی فیصلہ لینے سے پیچھے نہیں ہٹیں۔ انھوں نے کمرے میں ڈبک کر یہ نہیں کہا کہ میں فیصلہ نہیں لوں گی۔ وہ آگے آئیں، فیصلہ لیا اور پاکستان کے 2 ٹکڑے کر دیے۔ لیکن آج جیسا نریندر مودی کر رہے ہیں، ملک ویسے نہیں چلتا ہے۔'' نامہ نگاروں سے پرینکا گاندھی کی اس گفتگو کی ویڈیو کانگریس نے اپنے 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کی ہے، جس میں وہ کہتی نظر آ رہی ہیں کہ اپوزیشن لیڈران پارلیمنٹ میں صرف وقت برباد کرنے نہیں آئے ہیں۔

مردم شماری کے دوسرے مرحلہ سے متعلق سوالات جاری ہونے میں ابھی وقت درکار

نئی دہلی (ایجنسی): مرکزی حکومت نے مردم شماری 2027 کے تحت ذات پر مبنی مردم شماری کے متعلق پیدا ہوئے تعطل کو ختم کر دیا ہے۔ حکومت نے واضح کر دیا ہے کہ مردم شماری کے دوسرے مرحلہ میں ذات سے متعلق معلومات جمع کی جائے گی۔ اس کے متعلق وزیر مملکت برائے داخلہ امور نتیا نندرائے نے پارلیمنٹ کے ایوان بالا راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں دیا۔ انہوں نے بتایا کہ مردم شماری کے پہلے مرحلہ میں ہاؤس لسٹنگ آپریشن (ایچ ایل او) کا کام ختم ہوگا۔ اس کے تحت اس مرحلہ میں ہر گھر کی رہائشی حالت، جائیداد، سہولیات اور بنیادی ڈھانچے جیسی معلومات جمع کی جائیں گی۔ نتیا نندرائے نے بتایا کہ حکومت نے مردم شماری کے پہلے مرحلہ سے متعلق سوالات 22 جنوری 2026 کو نوٹیفائی کر دیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ آبادی کی گنتی (پی ای) کا ہوگا۔ اس میں ہر ایک شخص سے متعلق آبادیاتی، سماجی، معاشی، ثقافتی اور دیگر ذاتی معلومات لی جائیں گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسی مرحلہ میں ذات پر مبنی مردم شماری بھی کی جائے گی۔ وزیر مملکت برائے داخلہ امور نے بتایا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے متعلق کئی ریاستوں اور تنظیموں سے مشورے اور مطالبات موصول ہوئے ہیں، جن میں تمل ناڈ ریاست کی جانب سے بھیجے گئے عرضداشت بھی شامل ہیں۔

بزرگ مسلم شخص پر وحشیانہ حملہ، نوجوان نے معمر شخص کی جوتوں سے کی پٹائی

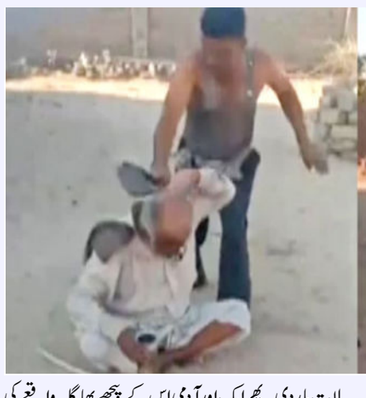

باڑمیر (ایجنسی): ریاست راجستھان کے باڑمیر میں ایک بزرگ پر وحشیانہ حملہ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔ ایک نوجوان نے گالی گلوچ کرتے ہوئے بزرگ شخص کو جوتوں اور لاتوں سے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ واقعہ کے پیچھے بکریوں کا تنازعہ بتایا جا رہا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم نوجوان کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ یہ واقعہ 31 جنوری کو گدرا روڈ تھانہ علاقہ کے تحت ہمی پورہ گاؤں میں پیش آیا۔ اب اس واقعہ کا ایک ویڈیو منظر عام پر آیا ہے۔

گدرا روڈ پولیس اسٹیشن آفیسر مکندن کے مطابق، 50 سالہ شیرو خان، جو لالے کا تلہ، گدرا روڈ کے رہنے والے ہیں، نے منگل کی شام کو رپورٹ درج کرائی۔ 30 سالہ بھنور پوری ولد شیو پوری ساکن ہیر پورہ پر حملہ کا الزام ہے۔ بھنور پوری کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ یہ بزرگ 31 جنوری کو بھنور پوری کے گھر پہنچے۔ بکریوں پر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد بھنور پوری نے زمین پر بیٹھے بزرگ کے سر پر جوتوں سے مارنا شروع کر دیا۔

بزرگ نے التجا کی لیکن وہ شخص بدستور گالیاں اور مار پیٹ کرتا رہا۔ اس کے بعد بزرگ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا اور وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد نوجوانوں نے اسے لات ماردی۔ پھر ایک اور آدمی اس کے پیچھے بھاگا۔ واقعے کی 36 سیکنڈ کی ویڈیو سامنے آئی ہے۔ ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ایک نوجوان اپنے جوتے سے زمین پر بیٹھے ایک بزرگ کو مار رہا ہے۔ اس کے بعد وہ اسے دوبارہ لاتیں مارتا ہے، گالیاں دیتا ہے اور پھر اسے گھر سے نکال دیتا ہے۔ واقعے کے وقت دونو جوان ساتھ کھڑے ہیں۔ ایک واقعہ کو فلماتے ہوئے نظر آ رہا ہے، جب کہ دوسرا دیکھ رہا ہے۔

پولیس کے مطابق ایک چونکا دینے والے واقعہ میں، راجستھان کے باڑمیر ضلع میں ایک 50 سالہ مسلم بزرگ شخص کو مویشیوں کے بارے میں مبینہ تنازعہ پر ایک نوجوان نے بے دردی سے مارا، پولیس نے بتایا کہ یہ واقعہ 31 جنوری (ہفتہ) کو ہیر پور گاؤں میں پیش آیا اور بدھ کو اس حملے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آئی، جس کے بعد گدرا روڈ پولیس اسٹیشن نے ایکشن لیتے ہوئے کارروائی کی۔

پولیس نے شکایت کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ متاثرہ، جس کی شناخت شیر وخان کے طور پر ہوئی ہے، گاڈرا روڈ کے لالے کا تلہ کا رہنے والا، 31 جنوری کو ملزم بھنور پوری (30) کے گھر بکریوں کے ساتھ گیا تھا، جس میں بکریوں کی کم تعداد پر جھگڑا ہوا، جس کے بعد ملزم نے مبینہ طور پر اس پر حملہ کر دیا۔ ایک 36 سیکنڈ کی ویڈیو، جو سوشل میڈیا پر منظر عام پر آئی ہے، جس میں دکھایا گیا ہے کہ ملزم خان کو بار بار سلیپر سے مارتا ہے جب وہ زمین پر بھیک مانگ رہا ہے اور اس کی وجہ پوچھ رہا ہے۔ ایک موقع پر بوڑھے آدمی کو لات مارتے ہوئے پانی پیتے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔ جب وہ کھڑا ہونے اور جانے کی کوشش کرتا ہے، حملہ آور اسے پیچھے سے دوبارہ لات مارتا ہے۔

''گھر سے نکل جاؤ'' حملہ آور کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ اس نے خان کو بھی گالی دی اور باہر نکال دیا۔ اس واقعے کے دوران دو اور مرد بھی موجود تھے۔ ایک ویڈیو ریکارڈ کرتے ہوئے نظر آتا ہے جب کہ دوسرا دیکھ رہا ہے۔ ایک اور شخص مختصر طور پر متاثرہ کے پیچھے بھاگتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد شیرو نے گدرا روڈ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی۔ گدرا روڈ اسٹیشن ہاؤس آفیسر مکندن نے واقعے کی تصدیق کی۔ انہوں نے کہا، "لالے کا تلہ، گدرا روڈ کے رہنے والا ایک 50 سالہ بزرگ نے منگل کی شام ایک رپورٹ درج کرائی، جس میں بھنور پوری (30) ولد شیو پوری، ہیر پور کے رہنے والے پر حملہ کرنے کا الزام لگایا گیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔’’جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

انصاف کا ترازو اور مذہب کا سایہ

عدالت محض اینٹ، پتھر اور کاغذی کارروائی کا نام نہیں، یہ کسی بھی جمہوری سماج میں عوام کے اجتماعی ضمیر اور آخری امید کی علامت ہوتی ہے۔جب سیاست مفادات کی دلدل میں اتر جائے، انتظامیہ کمزور یا جانبدار نظر آنے لگے اور سماج ناانصافی کے بوجھ تلے دب جائے، تب نگاہیں فطری طور پر عدالت کی طرف اٹھتی ہیں۔اسی لیے عدالتوں سے صرف فیصلوں کی نہیں بلکہ غیر جانب داری، اخلاقی وقار اور آئینی وفاداری کی توقع کی جاتی ہے۔مگر سوال اس وقت سنگین صورت اختیار کر لیتا ہے جب خود عدالتی منصب پر فائز کسی شخصیت کے الفاظ اس بنیادی اعتماد کو متزلزل کرنے لگیں۔حالیہ دنوں مدراس ہائی کورٹ کے ایک جج کے عوامی بیان نے اسی نوعیت کی بحث کو جنم دیا ہے۔جب کوئی جج یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے کو دل میں رکھ کر عوامی فرائض انجام دینا چاہتا ہے تو یہ بات محض ذاتی اظہار نہیں رہتی۔عدالتی منصب کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ وہاں ذاتی سوچ، ذاتی عقیدہ اور ذاتی رجحان بھی ایک اجتماعی اور ادارہ جاتی پیغام بن جاتا ہے۔یہی وہ نکتہ ہے جہاں مسئلہ فرد سے نکل کر عدلیہ کی ساکھ، عدالتی اخلاقیات اور عوامی اعتماد سے جڑ جاتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ واضح ہونا چاہیے کہ ہندوستان کا آئین کسی ابہام کے بغیر ایک سیکولر دستاویز ہے۔سیکولرازم کا مطلب مذہب دشمنی نہیں بلکہ ریاست اور اس کے تمام ستونوں کی مذہبی غیر جانب داری ہے۔آئین تمام شہریوں کو مساوی حیثیت دیتا ہے، مذہب، ذات، نسل یا شناخت کی بنیاد پر کسی بھی قسم کے امتیاز کو مسترد کرتا ہے اور انصاف کو ہر عقیدے سے بالاتر رکھتا ہے۔ایک جج جب حلف اٹھاتا ہے تو وہ کسی مذہبی روایت، فلسفے یا فکری مکتب کا محافظ بننے کا وعدہ نہیں کرتا، بلکہ آئین کے تحفظ اور قانون کی بالادستی کا عہد کرتا ہے۔یہی عہد عدالتی منصب کی اصل روح اور اخلاقی بنیاد ہے۔یہ بھی ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ جج سماج ہی سے آتے ہیں۔ان کی ذاتی شناخت، مذہبی پس منظر اور فکری وابستگیاں ہوسکتی ہیں، مگر جج کی کرسی ایک ایسی جگہ ہے جہاں ذاتی شناخت کو شعوری طور پر پسِ پشت ڈالنا پڑتا ہے۔یہی عدالتی اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے۔اسی لیے دنیا بھر کی جمہوریتوں میں یہ اصول تسلیم شدہ ہے کہ انصاف صرف ہونا کافی نہیں، بلکہ ایسا نظر آنا بھی چاہیے کہ ہر فریق بلا خوف وتردد اس پر یقین کر سکے۔

جب کوئی جج اپنے مذہبی عقیدے کو عوامی فرائض کا رہنما قرار دیتا ہے تو فطری طور پر چند ناگزیر سوالات جنم لیتے ہیں۔کیا اس کے بعد تمام شہری خود کو یکساں محفوظ محسوس کریں گے؟ کیا اقلیتوں کو یہ اعتماد رہے گا کہ ان کے مقدمات صرف قانون، شواہد اور آئینی اصولوں کی بنیاد پر سنے جائیں گے؟ کیا ایک مسلم، عیسائی یا دلت فریق یہ یقین کر پائے گا کہ اس کے ساتھ مذہبی شناخت کی بنیاد پر لاشعوری امتیاز نہیں برتا جائے گا؟ اور اگر کسی مقدمے میں مذہبی شناخت بالواسطہ طور پر شامل ہو تو کیا فیصلہ واقعی غیر جانب دار رہے گا؟ یہ سوالات بدنیتی پر مبنی نہیں بلکہ عدالتی نظام پر عوامی اعتماد کے لیے ناگزیر ہیں۔موجودہ سماجی اور سیاسی تناظر میں یہ تشویش مزید گہری ہوجاتی ہے۔ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی بنیادوں پر تشدد، نفرت انگیز بیانیہ، ہجومی کارروائیاں اور عبادت گاہوں سے متعلق تنازعات ایک تلخ حقیقت بن چکے ہیں۔گورکشا، مبینہ لو جہاد اور مذہبی شناخت کی بنیاد پر تشدد جیسے معاملات نے اقلیتوں میں عدم تحفظ کے احساس کو بڑھایا ہے۔ایسے ماحول میں عدالت ہی وہ واحد ادارہ رہ جاتی ہے جس سے مظلوم طبقے انصاف اور تحفظ کی امید باندھتے ہیں۔اگر اسی ادارے سے مذہبی جھکاؤ یا جانبداری کا تاثر ملنے لگے تو یہ آئینی جمہوریت کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔انصاف صرف ہونا ہی نہیں چاہیے، محسوس بھی ہونا چاہیے۔

عدالتی روایت ہمیشہ سے اس بات پر زور دیتی رہی ہے کہ جج نہ صرف غیر جانب دار ہو بلکہ اس کی گفتار، طرزِ عمل اور عوامی موجودگی سے بھی غیر جانب داری جھلکتی ہو۔اسی اصول کے تحت ماضی میں سپریم کورٹ اور مختلف ہائی کورٹس نے ججوں کے سیاسی تبصروں، نظریاتی اظہار اور مذہبی نوعیت کے عوامی بیانات کے حوالے سے احتیاط کو لازمی قرار دیا ہے۔جج کے الفاظ عام شہری کے الفاظ نہیں ہوتے، وہ پورے عدالتی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے ان کی ذمہ داری دوہری ہوتی ہے بی قانونی بھی اور اخلاقی بھی۔یہ معاملہ کسی ایک بیان یا ایک جج تک محدود نہیں۔یہ اس بنیادی سوال سے جڑا ہے کہ ہم اپنے عدالتی نظام کو کس سمت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔کیا عدالتیں محض قانونی تنازعات سلجھانے کا ادارہ بن کر رہ جائیں گی یا وہ واقعی آئینی قدروں کی محافظ بنیں گی؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ عدالتی ادارے اپنے اخلاقی معیارات کو مزید واضح کریں، ججوں کے عوامی بیانات کے لیے مضبوط روایت اور حد بندی قائم رکھیں، اور عدالتی تربیت میں سیکولرازم کو محض ایک اصطلاح نہیں بلکہ ایک عملی قدر کے طور پر شامل کیا جائے۔آخر کار، اگر واقعی کسی جج کے دل میں کوئی ”دھرم“ ہونا چاہیے تو وہ انصاف سے غیر مشروط وابستگی کا دھرم ہو۔ایسا دھرم جو ثبوت پر یقین رکھے، دلیل کو جذبات پر فوقیت دے اور ہر شہری کو بلاتفریق برابر سمجھے۔یہی آئین کی روح ہے اور یہی جمہوری ہندوستان کی بنیاد۔

انکاؤنٹرز کے بارے میں الہ آباد ہائی کورٹ کا ایک قابل ستائش فیصلہ

ملکی عدالتوں کی جانب سے متنازع معاملات میں سنائے جانے والے فیصلوں پر الگ الگ آراء کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ایک طبقہ ان پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتا ہے تو دوسرا طبقہ ان کی حمایت کرتا ہے۔ حالیہ دنوں میں بھی ایسے کئی فیصلے سامنے آئے ہیں جو عوامی حلقوں میں بے چینی کا باعث بنے ہیں۔ لیکن یہی عدالتیں ایسے فیصلے بھی سناتی ہیں جن کی بڑے پیمانے پر ستائش کی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک ایسا فیصلہ سنایا ہے جس کی ستائش کی جا رہی ہے۔یہ فیصلہ ملزموں کے پولیس انکاؤنٹر کے سلسلے میں ہے۔ عدالت نے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ اتر پردیش میں پولیس انکاؤنٹر معمول بن گئے ہیں اور وہ اس لیے کیے جاتے ہیں تاکہ اعلیٰ پولیس اہل کاروں کو خوش کیا جائے یا پھر ملزموں سبق سکھایا جائے۔

سہیل انجم

ملکی عدالتوں کی جانب سے متنازع معاملات میں سنائے جانے والے فیصلوں پر الگ الگ آراء کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ایک طبقہ ان پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتا ہے تو دوسرا طبقہ ان کی حمایت کرتا ہے۔حالیہ دنوں میں بھی ایسے کئی فیصلے سامنے آئے ہیں جو عوامی حلقوں میں بے چینی کا باعث بنے ہیں۔لیکن یہی عدالتیں ایسے فیصلے بھی سناتی ہیں جن کی بڑے پیمانے پر ستائش کی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک ایسا فیصلہ سنایا ہے جس کی ستائش کی جا رہی ہے۔ یہ فیصلہ ملزموں کے پولیس انکاؤنٹر کے سلسلے میں ہے۔ عدالت نے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ اتر پردیش میں پولیس انکاؤنٹر معمول بن گئے ہیں اور وہ اس لیے کیے جاتے ہیں تاکہ اعلیٰ پولیس اہل کاروں کو خوش کیا جائے یا پھر ملزموں سبق سکھایا جائے۔

عدالت تین افراد کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کر رہی تھی جنھیں اتر پردیش کے مختلف اضلاع میں گرفتاری سے قبل گولی مار کر زخمی کر دیا گیا تھا۔جسٹس ارون کمار سنگھ دیشوال کی بینچ نے سماعت کے دوران کہا کہ عدالت کے سامنے ایسے کیس اکثر آتے ہیں جو چوری چکاری جیسے معمولی جرائم سے متعلق ہوتے ہیں۔ پولیس ان لوگوں پر اس انداز میں اندھا دھند فائرنگ کرتی ہے جیسے کہ وہ انکاؤنٹر ہوں۔ ایسی کارروائیوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ سزا دینے کا اختیار عدالتوں کو ہے پولیس کو نہیں۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جو کہ آئین و قانون سے چلتا ہے۔انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے کام الگ الگ ہیں اور ان کی صریح وضاحت کی گئی ہے۔عدلیہ کے معاملات میں پولیس کی مداخلت کی بالکل حمایت نہیں کی جاسکتی۔

عدالت نے ریاست کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور ایڈیشنل چیف سکریٹری داخلہ کو ہدایت دی کہ وہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے عدالت میں حاضر ہوں اور یہ بتائیں کہ کیا پولیس انکاؤنٹر کے نام پر ملزموں کے پیروں پر فائرنگ کی زبانی یا تحریری ہدایت دی گئی تھی۔عدالت نے یہ بھی پوچھا کہ انکاؤنٹر، ایف آئی آر کے اندراج، زخمی شخص کے بیان کی ریکارڈنگ اور اعلیٰ پولیس اہل کار کی جانچ سے متعلق سپریم کورٹ کی رہنما ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے کوئی ہدایت دی گئی۔واضح رہے کہ عدالت مظفر نگر کے ایک شہری انس، جھانسی کے ایک شہری دیپک اور مرزاپور کے راجو عرف راج کمار کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کر رہی تھی۔ پولیس نے پہلے ان لوگوں کے پیروں میں گولی ماری اور پھر ان کو گرفتار کیا۔عدالتی بینچ نے مزید کہا کہ ان معاملات میں کوئی بھی پولیس والا زخمی نہیں ہوا۔جس کی وجہ سے مبینہ انکاؤنٹر میں ہتھیاروں کے غیر متناسب استعمال پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ عدالت نے اس قسم کی کارروائیوں کو ناقابل قبول قرار دیا۔

خیال رہے کہ ماضی میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے انکاؤنٹرز کے بڑھتے ہوئے واقعات نے بڑے پیمانے پر غم و غصے اور تشویش کو جنم دیا ہے۔ یہ واقعات پر اکثر ملک بھر میں گرما گرم بحثیں ہوئی ہیں اور ملا جلا ردعمل ظاہر کیا گیا ہے۔انسانی حقوق کے کارکن اور ماہرین قانون یہ سوال کرتے رہے ہیں کہ کیا ایک جمہوری ملک کو آئینی اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اور قانون کے مطابق چلنا چاہیے یا اسے متاثرین کو فوری انصاف دلانے کے نام پر انتقامی کارروائیوں کا سہارا لینا چاہیے۔ انکاؤنٹر کا معاملہ، جسے اکثر ماورائے عدالت قتل کا نام دیا جاتا ہے، متنازع معاملہ رہا ہے۔اگرچہ اسے کبھی کبھی امن وامان کے قیام کے لیے ضروری اقدامات کے طور پر دیکھا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ عمل عدالتی اختیارات میں مداخلت کے طور پر بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ صورت حال خاص طور پر ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں تشویشناک ہے۔

ایسے کئی معاملات سامنے آئے ہیں جن میں پولیس نے ملزموں کو گرفتار کرنے اور ان کے جرائم کے سلسلے میں عدالتی فیصلے سے قبل گولیاں ماری گئیں۔ جہاں بعض لوگ خطرناک ملزموں کو سبق سکھانے کے لیے ایسا ضروری سمجھتے ہیں وہیں بہت سے لوگ اسے خلاف قانون اور اختیارات کا غلط استعمال قرار دیتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں پولیس ملزموں کو اپنا دفاع کرنے کا حق بھی نہیں دیتی۔اس سلسلے میں انسانی حقوق کی ایک تنظیم پیپلز یونین فار سول لبرٹیز (پی یو سی ایل) نے سپریم کورٹ میں ایک پٹیشن دائر کی تھی جس پر عدالت عظمیٰ نے 2014 میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے پولیس انکاؤنٹر کے تعلق سے رہنما ہدایات جاری کی تھیں۔الہ آباد ہائی کورٹ نے انہیں رہنما ہدایات کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کی پابندی کی جارہی ہے۔

ہندوستان میں حالیہ برسوں میں پولیس انکاؤنٹر کے جو بہت مشہور کیس رہے ہیں ان میں 2019 میں حیدرآباد عصمت دری اور قتل کیس کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔یاد رہے کہ حیدرآباد میں جانوروں کی ایک خاتون ڈاکٹر کی اجتماعی عصمت دری اور اس کا بیدردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔اس پر ملک بھر میں غم وغصہ پھیل گیا تھا۔تفتیش کے دوران تلنگانہ پولیس نے دعویٰ کیا تھا کہ چاروں ملزمان نے موقعہ واردات پر اس واقعے کو اِن ایکٹ کے دوران فرار ہونے کی کوشش کی۔ جواب میں پولیس نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اسے انکاؤنٹر قرار دے دیا۔

اتر پردیش میں 2020 میں وکاس دوبے انکاؤنٹر کیا گیا۔ اس معاملے میں آٹھ پولیس افسران پر منصوبہ بند قتل کا الزام ہے۔ پولیس نے دوبے کو گرفتار کیا تھا لیکن اس کے مطابق اس نے اس وقت فرار ہونے کی کوشش کی جب اسے لے جانے والی پولیس گاڑی ایک حادثے میں الٹ گئی۔ پولیس نے فرار کی مبینہ کوشش کے دوران اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس واقعے پر زبردست بحث ہوئی تھی اور پولیس کارروائی میں شفافیت پر سوالات اٹھائے گئے تھے۔ 2020 میں ہاتھرس میں ایک دلت خاتون کی اجتماعی عصمت دری اور قتل کا معاملہ بھی خوب اچھلا تھا۔ پولیس کو اس معاملے میں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا جس میں خاندان کی رضامندی کے بغیر رات گئے آخری رسومات ادا کرنا اور معلومات کو دبانا شامل ہے۔ متاثرہ کو انصاف دلانے کے لیے ملک بھر میں مظاہرے پھوٹ پڑے تھے۔

کانپور میں 2020 میں وکاس دوبے کے نیٹ ورک کو نشانہ بناتے ہوئے ایک آپریشن کے دوران آٹھ پولیس افسران مارے گئے تھے۔اس واقعے کے بعد پولیس کی جانب سے جوابی کارروائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ ان کارروائیوں کے دوران دوبے کے کئی قریبی ساتھی مارے گئے تھے۔ جہاں حکام نے دعویٰ کیا کہ یہ اقدامات عوامی تحفظ کے لیے ضروری تھے وہیں قانون کی حکمرانی کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے۔چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں 2021 میں سیکورٹی فورسز کا ماؤنوازوں سے تصادم ہوا تھا۔اس میں دونوں طرف سے کافی جانی نقصان ہوا جس میں کئی سیکورٹی اہلکاروں کی ہلاکت بھی شامل ہے۔ جب کہ حکومت نے اس کارروائی کو شورش کو کچلنے کے لیے جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر پیش کیا۔

منی پور میں 2022 میں ہونے والا انکاؤنٹر بھی میڈیا کی سرخیوں میں چھایا رہا۔سیکورٹی فورسز اور مشتبہ عسکریت پسندوں کے درمیان ہونے والے تصادم کو ماورائے عدالت قتل سے تعبیر کیا گیا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور کارکنوں نے قانونی طریقوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ان واقعات نے قومی سلامتی کے قیام اور انسانی حقوق کو برقرار رکھنے کے درمیان توازن پر بحث تیز کر دی تھی۔ اسی طرح 2016 میں بھوپال میں سیمی کے آٹھ کارکنوں کو انکاؤنٹر میں ہلاک کیے جانے کے واقعے پر بھی ملک گیر بحث ہوئی تھی۔

یہ تو انکاؤنٹر کے چند واقعات تھے جن کا ذکر کیا گیا ورنہ ملک میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔انسانی حقوق کے کارکنوں کی جانب سے ان واقعات کی مذمت کی جاتی رہی ہے۔ ماہرین قانون بھی انھیں ناقابل قبول قرار دیتے ہیں۔ عدلیہ نے اپنے کئی فیصلوں میں پولیس کے اس طریقہ کار کی مخالفت کی ہے اور اس کے خلاف اپنے فیصلے سنائے ہیں۔اب الہ آباد ہائی کورٹ نے بھی اس پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ چوری جیسے معمولی جرائم میں بھی پولیس اپنے اختیارات سے تجاوز کر جاتی ہے اور ملزموں پر فائرنگ کر کے اسے دوسرا رنگ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ عدالتیں اسے اپنے اختیارات کے دائرے سے باہر نکل کر کارروائی کرنے اور ملزموں کو اپنے طور پر سزا دینے سے تعبیر کرتی ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا پولیس اپنے رویے میں تبدیلی کے لیے تیار ہے اور نچلے رینک کے افسران اعلیٰ افسران کو خوش کرنے کے لیے جیسا کہ ہائی کورٹ نے کہا، ایسی کارروائیاں کرتے رہیں گے یا اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں گے۔

کیا فارم 7 ووٹروں کو بے دخل کرنے کا نیا ہتھیار ہے؟

جب الیکشن کمیشن نے 2023 میں خاموشی کے ساتھ فارم 7 سے متعلق قواعد میں تبدیلی کی، تو شاید ہی کسی نے اس پر توجہ دی۔ فارم 7 وہ طریقۂ کار ہے جس کے تحت کوئی ووٹر کسی دوسرے شخص کے ووٹر لسٹ میں اندراج پر اعتراض کر سکتا ہے اور اس کا نام حذف کرانے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ پہلے یہ حق صرف اسی پولنگ اسٹیشن کے کسی پڑوسی یا رجسٹرڈ ووٹر کو حاصل تھا۔لیکن 2023 میں قواعد بدل دیے گئے۔ نئے ضابطے کے مطابق اب کسی بھی اسمبلی حلقے کے کسی بھی بوتھ کا کوئی بھی رجسٹرڈ ووٹر فارم 7 جمع کرا سکتا ہے۔مزید یہ کہ اب ایک شخص کو لامحدود تعداد میں فارم 7 داخل کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ان دونوں تبدیلیوں کو کسی جانب سے چیلنج نہیں کیا گیا اور یہ 2023 کے اواخر سے نافذ العمل ہیں۔آسام میں جاری خصوصی نظر ثانی (ایس آر) اور 12 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ زیادہ تر اعتراضات کا نشانہ مسلمان، دلت اور قبائلی ووٹر بنے ہیں۔کئی معاملات میں تو سادہ لوح مسلم ووٹروں کے نام اور ای پی آئی سی نمبروں کا غلط استعمال کرتے ہوئے اعتراضات درج کرائے گئے۔

29 جنوری کو کانگریس کے تنظیمی سکریٹری کے سی وینوگوپال نے الیکشن کمیشن کی توجہ اس جانب دلائی کہ بی جے پی بڑے پیمانے پر فارم 7 کا غلط استعمال کر رہی ہے، جس کا مقصد اپوزیشن کی حمایت کرنے والے ’منٹلوک ووٹروں‘ کو ووٹر لسٹ سے خارج کرنا ہے۔ان کے مطابق یہ عمل منظم، منصوبہ بند اور وسیع پیمانے پر کیا جا رہا ہے، جس میں خاص طور پر انتخابی ریاستوں میں پارٹی کارکنوں کو لگایا گیا ہے۔اس مبینہ دھوکہ دہی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جن ووٹروں کے نام پر اعتراض کیا جاتا ہے، انہیں نوٹس ہی نہ مل پائیں۔

وینوگوپال کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ کسی ایک ریاست یا علاقے تک محدود نہیں۔ کیرالہ، گجرات، راجستھان، اتر پردیش، مغربی بنگال، چھتیس گڑھ اور آسام سے آنے والی رپورٹیں ایک ہی طرز کا اشارہ دیتی ہیں۔ ہر جگہ بڑی تعداد میں فارم 7 چھاپے جا رہے ہیں، جن میں غیر واضح نام، مشتبہ دستخط، غلط فون نمبر اور دوسرے ووٹروں کے ای پی آئی سی نمبروں کا استعمال ہو رہا ہے۔

گجرات کے جوناگڑھ میں لوک فنکار حاجی رام کڈو کو یومِ جمہوریہ پر پدم شری سے نوازا گیا۔ وہ گزشتہ 70 برسوں سے ایک ہی گھر میں مقیم ہیں اور ریاست بھر میں معروف ہیں۔ اس کے باوجود بی جے پی کے ایک کونسلر نے ایوارڈ کے اعلان سے سات دن قبل ان کے نام پر فارم 7 کے ذریعے اعتراض درج کرا دیا۔ جب یہ خبر پھیلی اور عوامی غصہ بڑھنے لگا تو منوار نے بے شرمی سے یہ مؤقف اختیار کیا کہ فنکار کے آدھار کارڈ پر ان کا نام میر حاجی قاسم درج تھا، جبکہ ای پی آئی سی (ووٹر شناختی کارڈ) میں ان کا نام حاجی راٹھوڑ لکھا ہوا ہے۔ سرکاری دستاویزات میں پائی جانے والی ایسی معمولی مگر عام نوعیت کی بے قاعدگیوں کو اب ایک آلہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔خاص طور پر شادی شدہ خواتین کے لیے اپنے نام میں ہونے والی تبدیلیوں کی وضاحت کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔مغربی بنگال میں بھی اسی بنیاد پر اعتراضات اٹھائے گئے، جب سلمیٰ سردار اور سعیدہ مولا کے نام بدل کر سلمیٰ نسکر اور سعیدہ نسکر درج کیے گئے۔

راجستھان کے ہواحل حلقے میں، جہاں 2023 میں بی جے پی محض 974 ووٹوں سے جیتی تھی، الزام ہے کہ پارٹی عہدیداروں نے بوتھ لیول افسران پر مسلم ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ایک ویڈیو میں ایک بی ایل او یہ کہتے سنے گئے کہ وہ ایسا کرنے کے بجائے جان دے دینا بہتر سمجھیں گے۔ مدھیہ پردیش میں کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ بھنڈ، سنگرولی اور سیہور میں بی جے پی کارکنان کی جانب سے بوتھ بہ بوتھ اعتراضات کے ساتھ سیکڑوں فارم جمع کرائے جا رہے ہیں۔مغربی بنگال میں، ترنمول کانگریس نے اطلاع دی کہ بی جے پی کارکنوں کے ذریعے لے جائے جا رہے فارم 7 کی ہزاروں کاپیوں سے بھری ایک گاڑی پکڑی گئی، جس کی ویڈیو بھی جاری کی گئی۔ مرشد آباد میں، بی جے پی حامیوں کی جانب سے بڑی تعداد میں فارم 7 درخواستیں جمع کرانے کی کوشش کے بعد جھڑپیں بھی ہوئیں۔الیکشن کمیشن کا موقف ہے کہ محض فارم 7 جمع کرانے سے کسی ووٹر کا نام خود بخود فہرست سے حذف نہیں ہوتا۔جھوٹے یا فریب پر مبنی اعتراضات درج کرانا قابلِ سزا جرم ہے، اور جن ووٹروں کے نام اس طرح حذف کیے جاتے ہیں، وہ قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتے ہیں۔

تاہم حقیقت یہ ہے کہ آسام میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض تشویش ناک نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ سنگین ہے، کیونکہ وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما نے ’میاں لوگوں‘ کے خلاف مہم چھیڑ رکھی ہے بی یہ اصطلاح بنگلہ دیشی مسلمانوں کے لیے تحقیر آمیز انداز میں استعمال کی جاتی ہے۔سرما اس سے قبل بھی کھلے عام یہ کہنے سے نہیں جھجکے کہ ”ہاں، ہم کچھ ’میاں ووٹ‘ چرانے کی کوشش کر رہے ہیں..... ہم نے ایسی ترتیب بنا دی ہے کہ وہ آسام میں ووٹ نہ دے سکیں..... جب آسام میں خصوصی گہری نظر ثانی ہوگی تو چار سے پانچ لاکھ میاں ووٹ کاٹے جائیں گے۔“

شری بھومی (سابقہ کریم گنج) ضلع کی بوتھ لیول افسر سمونا رحمان چودھری اور 14 دیگر پولنگ افسران کو 19 جنوری کو ایک تربیتی نشست کے لیے طلب کیا گیا۔ جب سمونا وہاں پہنچیں تو افسران نے انہیں اعتراضاتی درخواستوں (فارم 7) کا ایک بنڈل تھما دیا، جس میں ان کے بوتھ کے 133 ووٹروں کے اندراج پر اعتراض کیا گیا تھا۔ کچھ تفصیلات پہلے سے چھپی ہوئی تھیں جبکہ کچھ ہاتھ سے درج کی گئی تھیں۔

یہ تمام 133 اعتراضات ایک ہی شخص کی جانب سے داخل کیے گئے تھے، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ کریم گنج شمالی اسمبلی حلقے کے شری منت کنش لائی گاؤں میں چودھری کے بوتھ کے یہ تمام ووٹر (جو سب کے سب مسلمان تھے) یا تو وفات پا چکے ہیں، مستقل طور پر کہیں اور منتقل ہو گئے ہیں یا ایک سے زیادہ مرتبہ رجسٹرڈ ہیں۔ایک سرکاری اسکول میں تدریس انجام دینے والی سمونا ان ووٹروں سے ذاتی طور پر واقف ہیں۔فون پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا، ”جب میں مردم شماری کے دوران ان کے گھروں پر گئی تو وہ سب موجود تھے۔ میں نے خود ان سے فارم بھروائے اور ان کے دستخط لیے۔ نام حذف کرنے کی فہرست میں میرے ہی پرنسپل کا نام بھی شامل تھا، جنہیں میں روزانہ رپورٹ کرتی ہوں۔ اس میں میرے طلبہ کے والدین بھی تھے، جنہیں میں ذاتی طور پر جانتی ہوں۔ میں انہیں سماعت کے لیے کیسے بلاتی؟ کس بنیاد پر؟ اگر وہ میرے خلاف ایف آئی آر درج کرا دیتے تو کیا ہوتا؟“

تربیتی نشست میں اسی طرح کے حالات کا سامنا کرنے والی چودھری اور چار دیگر بی ایل اوز نے افسران کو صاف لفظوں میں بتا دیا کہ انہیں ووٹروں کو نوٹس بھیجنے اور سماعت کے لیے بلانے کی کوئی معقول ضرورت نظر نہیں آتی، نام حذف کرنے کی تو بات ہی الگ ہے۔انہوں نے تمام اعتراضات کو مسترد کر دیا، کیونکہ انہیں علم تھا کہ وہ سب جعلی تھے۔لیکن ’طریقۂ کار‘ پر عمل سے انکار افسران کو گوارا نہ ہوا۔جعلی فارم 7 جمع کرانے سے متعلق ان کے بیانات سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد، 123-کریم گنج شمالی اسمبلی حلقے کے انتخابی افسر نے 22 جنوری کو پانچوں افسران کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر دیا۔ان پر الزام عائد کیا گیا کہ انہوں نے میڈیا سے غیر مجاز گفتگو کی اور اعتراضات و ووٹر لسٹ سے نام حذف کیے جانے کے معاملات پر عوامی بیانات دیے۔نوٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ ان کے سوشل میڈیا ویڈیوز میں ’اصل قانونی اور طریقۂ کار سے متعلق صورتِ حال کی درست اور مکمل عکاسی نہیں کی گئی‘، خاص طور پر اس نکتے کو نظر انداز کیا گیا ہے کہ تمام دعوؤں اور اعتراضات پر قانون کے مطابق سختی سے عمل کیا جاتا ہے اور مناسب تصدیق اور مقررہ قانونی عمل مکمل کیے بغیر کسی ووٹر کے اندراج میں حذف یا ترمیم نہیں کی جاتی۔

حیران کن بات یہ ہے کہ یہ تمام 133 فارم سلیم احمد کے نام اور ای پی آئی سی نمبر کے ذریعے جمع کرائے گئے تھے، جنہیں اپنے نام سے درج ان اعتراضات کے بارے میں کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ سلیم احمد نے بتایا، ”میں بے روزگار ہوں اور مجھے اس سارے معاملے کی کوئی خبر نہیں۔ بی ایل او اور دوسرے لوگوں سے معلوم ہوا کہ میرے نام اور ای پی آئی سی نمبر کا استعمال ووٹروں کے نام حذف کرانے کے لیے کیا گیا ہے۔“

انہوں نے طنزیہ انداز میں مزید کہا، ”ان 133 ناموں میں میرا نام بھی ایک مردہ ووٹر کے طور پر شامل ہے۔“ سلیم احمد نے شری بھومی ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے سامنے ایک حلف نامہ بھی داخل کیا ہے، جس میں اجتماعی طور پر نام حذف کرانے کے لیے ان کے نام کے غلط استعمال پر اعتراض درج کرایا گیا ہے۔

ترنمول کانگریس کی راجیہ سبھا رکن اور قومی ترجمان سشمتا دیو سوال اٹھاتی ہیں، ”اگر ہیمنتا بسوا سرما کو انتخاب جیتنے کا اتنا ہی یقین ہے، تو پھر انہیں جعلی اعتراضات کے ذریعے مسلم ووٹروں کو حذف کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟“ انہوں نے مزید کہا، ”حلقہ بندی کے ذریعے اور مسلمانوں کو بے دخل کر کے مسلم ووٹروں کو 22 حلقوں تک محدود کرنے کا کام وہ پہلے ہی کر چکے ہیں۔انہیں معلوم ہے کہ وہ ان نشستوں پر کامیاب نہیں ہو سکتے، لیکن ان کا اصل مقصد تو ریاست کو فرقہ وارانہ بنیادوں پر بانٹنا ہے!“

تو کیا آسام میں بدعنوانی اور ناقص کارکردگی کے الزامات میں گھری بی جے پی آنے والے اسمبلی انتخابات میں کامیابی کے لیے ’فیک‘ ووٹر لسٹوں پر انحصار کر رہی ہے؟ یہ محض اتفاق نہیں ہوسکتا کہ آسام میں ووٹر لسٹ کا مسودہ 27 دسمبر کو شائع ہوا اور اس کے فوراً بعد فارم 7 کے ذریعے اعتراضات کا سیلاب آ گیا۔گڑبڑی کے اندیشے کو مزید تقویت دینے والی ایک اور عرضی بورکھولا اسمبلی حلقے کے 22 رہائشیوں (تمام مسلمان) کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جس میں موہن لال داس کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کاچار کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے نام دی گئی اس عرضی میں داس پر دھوکہ دہی کے ذریعے اعتراضات درج کرانے اور جھوٹا دعویٰ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے کہ ان رہائشیوں نے خود اپنے نام ووٹر لسٹ سے حذف کرنے کی درخواست دی تھی۔

23 جنوری کو چیف الیکشن کمشنر کو لکھے گئے خط میں سشمتا دیو نے کئی اسمبلی حلقوں میں غیر معمولی طور پر زیادہ تع

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

شعبان کا مہینہ بڑی فضیلت و برکت والا ہے: مولانا انصار جامعی

جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام جامع مسجد بڑا پورہ زید پور میں جلسہ فضائلِ شبِ برأت و استقبالِ رمضان کا انعقاد

بارہ بنکی (محمد مدثر):
شعبان کا مہینہ بڑی فضیلت و برکت والا ہے، خصوصاً شعبان کی پندرہویں رات جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زندگی، موت، روزی اور پورے سال کے معاملات کا فیصلہ فرماتا ہے اور بے شمار بندوں کی مغفرت کرتا ہے ان خیالات کا اظہار جامع مسجد بڑا پورہ میں جمعیت علماء ہند کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ فضائلِ شبِ برات و استقبالِ رمضان سے خطاب کرتے ہوئے مقررِ خصوصی مولانا محمد انصار جامعی خازن جمعیت علماء ہند اتر پردیش نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو معاف فرما دیتا ہے، سوائے مشرک، کینہ رکھنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، شراب کے عادی، زنا کے مرتکب اور ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننے والوں کے۔ ایسے افراد پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ جمعیت علماء ہند نے قوم وملت کے لیے ہمیشہ نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور اب تنظیم چاہتی ہے کہ نوجوان جسمانی و فکری طور پر مضبوط ہوں تاکہ ضرورت پڑنے پر ملک و مذہب کے دفاع میں ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اسی مقصد کے تحت جمیت نوجوانوں کو نشہ جیسی مہلک عادت سے بچانے اور تعلیم کی طرف

راغب کرنے کے لیے مہم چلا رہی ہے۔ انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ وقت کے ساتھ چلنا ضروری ہے، لیکن عقیدے پر کسی بھی حال میں سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔

جلسے سے مقررِ اعزازی مولانا سید اظہر قاسمی ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالارشاد بنکی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شعبان کا مہینہ دراصل رمضان المبارک کے استقبال کا مہینہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس مہینہ میں عبادت کے لیے خصوصی اہتمام فرماتے، کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل و ذکر و اذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اس سے اس مہینے کی عظمت و اہمیت واضح ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی رمضان المبارک کی تیاری کے طور پر نمازوں کی پابندی، نوافل، قرآن کی تلاوت اور ذکر میں اضافہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شبِ برات عبادت، دعا اور مغفرت کی رات ہے، اس رات اللہ تعالیٰ سے حاجات اور بخشش طلب کرنی چاہیے اور صبح روزہ رکھنا مستحب ہے۔

تاہم انہوں نے واضح کیا کہ شبِ برات کی عبادات فرض نہیں ہیں، عبادت کرنے پر اجر ہے اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ اس لیے اس معاملے میں ایک دوسرے پر تنقید یا ملامت کرنا درست نہیں۔ انہوں نے رات جاگ کر فسق و فجور میں مبتلا ہونے کو سخت ناپسندیدہ قرار دیتے ہوئے اس رات کی قدر کرنے کی تلقین کی۔ جلسے کا آغاز قاری مسیح الرحمان مظاہری بانی و مہتمم جامعہ رحمانیہ زینت القرآن رامپور کٹرا کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ جلسہ کی سرپرستی حاجی محمد شعیب انصاری نے کی جبکہ قیادت حافظ فضیل احمد، مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ امداد العلوم زید پور نے کی۔ صدارت مفتی عبدالحلیم مظاہری نے فرمائی۔ مولانا جمال قاسمی کی نظامت میں منعقدہ اس جلسے میں مولانا قاری امتیاز الحق قاسمی، مولانا محمد عمر مظاہری، قاری محمد شریف انصاری، ماسٹر ظفر الحسن انصاری، قاری محمد زبیر امام جامع مسجد، حبیب الرحمن موذن جامع مسجد، سعید الرحمن انصاری، محمد ضمیر، محمد جنید، محمد جاوید سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نعت و منقبت کا نذرانہ حافظ محمد رواحہ اور محمد حمید نے پیش کیا۔ مہمانوں کا استقبال قاری سعید الدین اور فرید الدین انصاری نے کیا جبکہ شکریہ نجم الحسن انصاری نے ادا کیا۔

حکیم مولوی شفیق الرحمن میاں کا 26 واں سالانہ عرس منعقد

شاہجہاں پور (نامہ نگار):
حضرت حکیم مولوی شفیق الرحمن میاں کا 26 واں سالانہ عرس لکرہ روڈ پر واقع درگاہ پر عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ شام سے آدھی رات تک زائرین نے مزار پر گل پوشی و چادر پوشی کر دعائیں مانگی۔ محفل کا آغاز بعد نمازِ عشاء راشد میاں کی سرپرستی میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد جابر شاہ نیازی نے حضرت حکیم مولوی شفیق الرحمن میاں کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ حکیم شفیق الرحمن صاحب نے اپنی پوری زندگی انسانیت اور دین کی خدمت میں انتہائی سادگی سے گزاری۔ مولانا افضل قادری نے شب برات کی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس رات میں عبادت کرنے کا بڑا اجر ملتا ہے۔ حافظ غلام مرتضیٰ نے بھی خطاب کیا۔

نعت خواں ریحان قادری، حافظ تاج محمد، شاداب، ندیم اور صوفی پھول میاں نے نعت و منقبت پیش کی۔ درود و سلام کے بعد قل شریف رات 12:35 پر منعقد ہوا۔ جس میں حفاظ نے تلاوت قرآن پاک کی اور صاحب عرس کو ایصالِ ثواب کیا۔ مولانا جابر شاہ نیازی نے قوم کی خوشحالی

اور سلامتی اور ملک میں امن و ترقی کے لیے دعا کی۔

اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے ضلعی صدر و سابق میونسپل چیئرمین تنویر خاں، عیدگاہ کمیٹی کے صدر راحت علی خان کنو، سکریٹری سید قاسم رضا، حاجی فاروق خان، احسن رضا، مرزا آصف بیگ، راشد حسین راہی، شاہنواز، حافظ نعمان، حافظ کلیم، کونسلر نکو، سرتاج قریشی، عثمان حسین، عزیر حسین، عبدالرحمن، جاوید، نذاکت، رضوان، نوشاد، عمران، شاہد خان، سید ارقم سمیت تمام موجود تھے۔

قلندر شاہ میاں کے قل میں ہوئی دعا

دوسری جانب حضرت حاجی سید قلندر شاہ میاں کا قل شریف بڑی عیدگاہ احاطے میں رات 2 بجے منعقد ہوا۔ میلاد خواں سلمان سلطانی نے نعت و منقبت پیش کی۔ خادم محمد افتخار خان قادری کی زیر نگرانی قل شریف میں قرآن کی آیات مبارکہ پڑھ کر فاتحہ خوانی کی گئی۔ ریحان قادری نے ملک کی خوشحالی اور سلامتی کے لیے دعا کی۔ اس موقع پر مونس خان، کشور علی دانائی، شہیر خان، راشد خان، چمن خان، منشاد، ذیشان، شاہ رخ، وغیرہ موجود تھے۔

قصبہ واطراف میں 'شب برأت' کا تہوار عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا

دریاباد/بارہ بنکی (غلام محمد ملک) قصبہ واطراف میں شعبان المعظم کی شب "شب برأت" کا تہوار عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ شب برأت کی اس رات میں مخلوق کو گناہوں سے بری، مقدس رات میں برکتیں، رحمت والی رات کے طور پر منائی جاتی ہے۔ اس رات میں گنہگاروں کی بخشش، رزق میں وسعت، مصیبت سے چھٹکارا پانے کی مقدس رات ہے۔ اس موقع پر شب برأت کی رات میں فرزندان توحید نے نماز نوافل، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار کا اہتمام اپنے گھروں میں تنہائی میں اللہ کا قرب حاصل کی۔ چینی مسجد، جامع مسجد اور مختلف مساجد میں نوجوانوں کی جانب سے چائے، شیرینی وغیرہ کا انتظامات کیے گئے۔ شام ہوتے ہی مساجد، قبرستانوں ومزاروں کو قمقموں سے سجایا گیا۔ قبرستانوں میں چراغاں و گلدائے عقیدت پیش کرتے ہوئے مرحومین کے

لئے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کیا۔ قصبہ کی جامع مسجد کے رفاہ عام قبرستان، دانا شاہ قبرستان، منور شہید قبرستان وغیرہ میں چراغاں کیا گیا اور اپنے مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی کر کے دعا مغفرت کی۔ مساجد میں خیر و برکت و عالم اسلام، امت مسلمہ و ملک میں امن وامان بھائی چارے کے لیے دعائیں کی گئیں۔ اسی طرح دیہی علاقہ علی آباد، گلچپہ کلاں، نگر پنچایت ٹکیت نگر، قصبہ اپچولی، بنگاواں، سول پور، بڈنپور، سرائے شاہ عالم، متھرا نگر، سرائے سنگھی، میاں گنج، کسفر وغیرہ علاقے سے شب برأت عقیدت واحترام سے منانے کی اطلاع ہے۔ شب برأت تہوار کے پیش نظر امن وامان برقرار رہنے کے لیے تھانہ دریاباد انچارج پولیس فورس کے ساتھ شہر و دیہی علاقوں میں دورا کرتے رہے۔

عازمین حج کم از کم تین تربیتی کیمپوں میں حصہ لیں

پہلا کیمپ ضلع کے ناکہ سترکھ مسجد میں 8 فروری کو

دریاباد/بارہ بنکی (نامہ نگار) : سال 2026 میں حج کے سفر پر جانے والے عازمین کے لئے حج کمیٹی اتر پردیش کی جانب سے جاری احکامات کے مطابق تین تربیتی کیمپوں میں حصہ لینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ اطلاع دیتے ہوئے ضلع کے حج ٹرینر مفتی محمد راشد قاسمی نے بتایا کہ اس سلسلہ کا پہلا تربیتی کیمپ 8 فروری کو صبح دس بجے ناکہ سترکھ مسجد میں لگے گا۔ عازمین کو حج بیت اللہ کے جملہ ارکان بتانے کے علاوہ حج کے سفر کے دوران پیش آنے والی تمام دقتوں وسہولیات سے واقف کرایا جائے گا۔ مذکورہ کیمپ میں لکھنو کے حج ٹرینر محمد قاسم عازمین کو ٹریننگ دیں گے۔ اس کیمپ کے علاوہ دوسرا کیمپ قصبہ شہاب پور اور تیسرا کیمپ بارہ بنکی کے نگر پالیکا پریشد ہال میں منعقد کیا جائے گا ان کی تاریخوں کا اعلان بعد میں ہوگا۔ مفتی محمد راشد قاسمی نے ضلع کے تمام عازمین حج سے ان تینوں تربیتی کیمپوں میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حج کمیٹی کی طرف سے جاری گائیڈ لائن کے مطابق اگر کسی عازمین نے تینوں کیمپوں میں شرکت نہیں کی تو اسکی روانگی میں دقت پیش آسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر معلومات کے لئے مفتی محمد راشد قاسمی کے نمبر 9956783535، اور خادم الحجاج کمیٹی بارہ بنکی کے صدر حاجی عرفان انصاری (سعادت گنج) کے نمبر 9415530855 پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

ایس آئی آر مہم میں فارم 7 کے ذریعہ منظم سازش کے تحت ووٹ کاٹے جارہے ہیں: گوپ

بارہ بنکی (نامہ نگار):
ایس آئی آر مہم میں فارم 7 کے ذریعہ مستحق ووٹروں کے نام ایک منظم سازش کے تحت کٹوانے والوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرا کر جیل بھیجیں گے اور کسی ووٹر کے خلاف نا انصافی نہیں ہونے دیں گے۔ مذکورہ خیالات آج ضلع میں ایس آئی آر مہم کے پارٹی انچارج سابق ریاستی وزیر اروند سنگھ گوپ نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ پریس کانفرنس میں سابق ریاستی وزیر رام نگر کے ممبر اسمبلی حاجی فرید محفوظ قدوائی، صدر ضلع سماج وادی پارٹی حافظ ایاز احمد، شہری حلقہ کے ممبر اسمبلی سریش یادو ریاستی کونسل کے سابق ممبر راجیش یادو راجو سمیت پارٹی کے دوسرے اہم لیڈران موجود تھے۔

انہوں نے کہا کہ حکمراں پارٹی کے اشارہ پر فرضی طریقے سے فارم 7 بھر کر پی ڈی اے

خصوصی طور پر اقلیتوں کے ووٹ ایک سازش کے تحت کاٹے جارہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے ذریعہ تحریری شکایتوں کے باوجود بھی قومی الیکشن کمیشن کے ذریعہ کوئی کارروائی نہیں کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ضلع انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ دھاندلی کرنے والوں کو پکڑنے کے لئے آرٹیفیشیل انٹلی جنس کی مدد لی جائے اور ان پر دفعہ 120 کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ سابق وزیر حاجی فرید محفوظ قدوائی نے کہا کہ جمہوریت میں عوام کی سب سے بڑی طاقت ان کا ووٹ ہے جس کی حفاظت کے لئے انہیں خود آگے آنا چاہیے۔ اس موقع پر حافظ ایاز احمد، ہمانشو یاد، فیضان قدوائی پریتم سنگھ ورما، نشمت علی گڈو، کامتا پرساد یادو اور ویریندر پردھان بھی موجود تھے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

بنگلہ دیش میں انتخابات سے قبل سیاسی تشدد میں اضافہ، 11 افراد ہلاک، 616 زخمی

ڈھاکہ (ایجنسی):
بنگلہ دیش میں محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت کے دوران امن وقانون کی صورت حال تشویش ناک ہوتی جارہی ہے۔ 12 فروری کو ہونے والے عام انتخابات سے پہلے ملک بھر میں سیاسی تشدد میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ مقامی میڈیا نے ڈھاکہ کی انسانی حقوق تنظیم کے حوالے سے بتایا ہے کہ جنوری کے مہینے میں تشدد کے واقعات میں دسمبر 2025 کے مقابلے میں خاصا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ انسانی حقوق تنظیم آئین و سالش مرکز کی تازہ رپورٹ کے مطابق جنوری میں سیاسی تشدد کے 75 واقعات درج ہوئے، جن میں 616 افراد زخمی اور 11 ہلاک ہوئے۔ اس کے مقابلے میں دسمبر 2025 میں 18 واقعات پیش آئے تھے، جن میں 268 افراد زخمی اور چار ہلاک

ہوئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق 22 جنوری کو انتخابی پروگرام کے اعلان اور انتخابی مہم شروع ہونے کے بعد جھڑپوں میں مزید تیزی آئی۔ 21 سے 31 جنوری کے درمیان 49 جھڑپیں ہوئیں، جن میں چار افراد جان سے گئے اور 414 زخمی ہوئے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے جیسے ووٹنگ کی تاریخ قریب آرہی ہے، کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تنظیم نے یہ بھی بتایا کہ سیاسی تشدد کے ماحول میں صحافی بھی محفوظ نہیں رہے۔ دسمبر میں ڈیوٹی کے دوران 11 صحافیوں کو رکاوٹ یا حملوں کا سامنا کرنا پڑا تھا، جبکہ جنوری میں یہ تعداد بڑھ کر 16 ہوگئی۔ بنگلہ دیش کے ایک بڑے اخبار نے بھی اس صورت حال پر تشویش ظاہر کی ہے۔ آئین و سالش مرکز نے تمام سیاسی جماعتوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور انتخابی مہم کے دوران امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔ ساتھ ہی قانون نافذ کرنے والے اداروں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ شہریوں کے تحفظ اور ان کے آئینی حقوق کو یقینی بنائیں۔ ادھر مقامی ذرائع کے مطابق انتخابی مہم کے آغاز سے ہی مختلف حلقوں میں فائرنگ، چاقو زنی اور توڑ پھوڑ کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ بعض مقامات پر انتخابی کیمپ، دفاتر، گاڑیاں اور نگرانی کے آلات کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے، جس سے انتخابی عمل کی شفافیت اور سلامتی پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔

ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدہ: کسانوں کے مفادات پر سنگین خطرہ، نریش کمار کا انتباہ

نئی دہلی (ایجنسی):
دہلی کانگریس کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان کیے جا رہے تجارتی معاہدے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ملک کے کروڑوں کسانوں کے مفادات کو سنگین نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے یہ بیان سامنے آیا ہے کہ اس معاہدے کا مقصد امریکی کسانوں کی پیداوار کو ہندوستانی بازار میں فروخت کر کے دیہی امریکہ کی معیشت کو مضبوط بنانا ہے، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس میں ہندوستانی کسانوں کا فائدہ کہاں ہے!

ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ ہندوستان کی زرعی معیشت بنیادی طور پر چھوٹے اور محدود وسائل رکھنے والے کسانوں پر مشتمل ہے، جب کہ امریکہ میں بڑی کارپوریٹ فارمز، بھاری سرکاری سبسڈی اور جدید ٹیکنالوجی کے سہارے زراعت کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر ہندوستان زرعی بازار کو امریکی مصنوعات کے لیے کھول دیا گیا تو یہ مقامی کسانوں کو غیر مساوی مسابقت میں دھکیلنے کے مترادف ہوگا۔

انہوں نے خبردار کیا کہ سبسڈی یافتہ امریکی زرعی اجناس کی آمد سے ہندوستانی کسانوں کو اپنی فصلوں کا مناسب دام نہیں مل پائے گا، جس سے ان کی آمدنی متاثر ہوگی۔ ان کے مطابق سستے درآمدی سامان کے سبب کم از کم امدادی قیمت کا نظام بھی کمزور پڑ سکتا ہے اور کسانوں کے تحفظ کا ڈھانچہ متاثر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ہی قرض اور بڑھتی لاگت سے پریشان چھوٹے اور محدود کسان اس معاہدے سے سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

ڈاکٹر نریش کمار نے یہ بھی کہا کہ اس طرح کا

معاہدہ زراعت پر کارپوریٹ کنٹرول کو بڑھا سکتا ہے اور کاشت کاری آہستہ آہستہ کسانوں کے ہاتھ سے نکل کر بڑی کمپنیوں کے سپرد ہوسکتی ہے۔ ان کے مطابق درآمدات پر بڑھتی ہوئی انحصار سے ملک کی غذائی سلامتی اور خود کفالت کا تصور بھی کمزور ہوگا۔

انہوں نے مرکز حکومت سے مطالبہ کیا کہ معاہدے کی تمام شرائط فوری طور پر عوام کے سامنے رکھی جائیں اور واضح کیا جائے کہ آیا زرعی اور ڈیری شعبے کو امریکہ کے لیے کھولا جارہا ہے یا نہیں۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کیا اس سلسلے میں کسانوں اور ان کی تنظیموں سے کوئی مشاورت کی گئی ہے۔ دہلی کانگریس نے زور دیا کہ کسی بھی بین الاقوامی تجارتی سمجھوتے میں ہندوستانی کسانوں کے مفادات پر کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

سعودی عرب کو ایف-15 طیاروں کے پرزہ جات فروخت کرنے کی منظوری

ریاض (ایجنسی): امریکہ نے سعودی عرب کو ہتھیاروں کی ایک اور ممکنہ فروخت کی منظوری دے دی ہے اور اس بار ایف-15 لڑاکا طیاروں کے پرزہ جات کے لیے تین بلین ڈالر کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ پینٹا گون نے ایک بیان میں کہا کہ مملکت میں اضافی طویل مدتی امریکی سویلین کنٹریکٹرز یا فوجی اہلکاروں کی ایک چھوٹی تعداد کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ نوٹس کے مطابق "سعودی مملکت نے درج ذیل دفاعی ساز وسامان خریدنے کی درخواست کی ہے: اضافی اور مرمت کے پرزہ جات، قابلِ استعمال اور لوازمات اور مرمت وواپسی میں معاونت؛ زمینی اور عملے کا سامان؛ درجہ بند اور غیر درجہ بند سافٹ ویئر اور اس کی معاونت؛ درجہ بند اور غیر درجہ بند اشاعتیں اور تکنیکی دستاویزات؛ اہلکاروں کی تربیت اور تربیت کا سامان؛ انجینئرنگ، تکنیکی اور لاجسٹک شعبوں میں امریکی حکومت اور کنٹریکٹر کی معاونت اور لاجسٹک اور معاونت پروگرام سے متعلق دیگر عناصر"۔

دسمبر میں پروازیں منسوخ ہونے سے 10.47 لاکھ مسافر متاثر ہوئے

نئی دہلی (ایجنسی): انڈیگو اور دیگر فضائی کمپنیوں کی منسوخ پروازوں کے سبب دسمبر 2025 میں 47.10 لاکھ مسافر متاثر ہوئے، جنہیں معاوضہ دینے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے پر فضائی کمپنیوں نے 28.24 کروڑ روپے خرچ کیے۔ منگل کے روز جاری کیے گئے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) کے اعداد و شمار کے مطابق دسمبر میں پروازوں کی منسوخی سے 552,46,10 مسافر اور پروازوں میں دو گھنٹے سے زائد تاخیر کے باعث 453,34,8 مسافر متاثر ہوئے۔ ان مسافروں کے معاوضے، کھانے پینے، قیام، رقم کی واپسی اور متبادل پروازوں کے انتظام پر فضائی کمپنیوں نے بالترتیب 28.24 کروڑ اور 50.4 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس کے علاوہ ٹکٹ ہونے کے باوجود 050,2 مسافروں کو بورڈنگ سے روک دیا گیا، جن کے معاوضے اور دیگر سہولیات پر 09.2 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ روزانہ تقریباً 300,2 پروازیں چلانے والی انڈیگو کی دسمبر میں 65.9 فیصد پروازیں منسوخ رہیں، جس سے 072,82,9 مسافر متاثر ہوئے۔ ان مسافروں کو متبادل پروازوں میں جگہ دی گئی یا رقم واپس کی گئی، جس پر کمپنی نے 75.22 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس کے علاوہ انڈیگو کی دو گھنٹے سے زائد تاخیر سے چلنے والی پروازوں سے بھی 714,39,6 مسافر متاثر ہوئے، جنہیں ایئرلائن نے کھانے پینے کی سہولت فراہم کی۔ قابلِ ذکر ہے کہ دسمبر 2025 کے پہلے ہفتے میں انڈیگو نے ہزاروں کی تعداد میں پروازیں منسوخ کی تھیں۔

اتر ریلوے

ای ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/جنرل، ڈویژنل ریل منیجر حضرت گنج لکھنو کے ذریعہ مقررہ پروفارما پر مندرجہ ذیل کاموں کیلئے کھلے ای ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

ای ٹنڈر نوٹس نمبر	1201۔ سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر۔ اتر ریلوے۔ لکھنو مورخہ 02.02.2026
کام کا نام	لکھنو ڈویژن کے مختلف مقامات پر قائم اور سسٹم میں بجلی سپلائی تقسیم نظام میں ترمیم۔
تخمینہ لاگت	48,40,978.20 (اڑتالیس لاکھ چالیس ہزار نو سو اٹھہتر روپئے اور بیس پیسے صرف)
زر بعانہ	-/96,900 (چھیانوے ہزار نو سو روپئے صرف)
کام پورا کرنے کی میعاد	06 ماہ
ای ٹنڈر فارم جمع کرنے	مورخہ 27.02.2026 کو 15.00 بجے تک اور کھلنے کا وقت اسی دن 15.00 بجے کے
کی آخری تاریخ اور وقت نیز کھلنے کی تاریخ	بعد سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/جنرل، اتر ریلوے، حضرت گنج لکھنو کے آفس میں۔
آفر کی مدت مجاز	ای ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے 60 دن۔
اتر ریلوے ویب سائٹ	اضافی نوٹس اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر چیک کی جاسکتی ہے۔

نوٹس نمبر۔ 12.01۔ سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر۔ اتر ریلوے۔ لکھنو
مورخہ 02.02.2026
381/2026
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

لیبیا کے سابق رہنما معمر قذافی کے بیٹے سیف الاسلام قذافی کا قتل

خرطوم (ایجنسی):
قذافی خاندان کے قریبی ذرائع نے العربیہ/الحدث کو بتایا ہے کہ سیف الاسلام قذافی کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے محرکات جاننے کے لیے سرکاری تحقیقات تاحال جاری ہیں، جبکہ ابھی تک ان کی لاش کو زنتان شہر سے منتقل کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ دوسری جانب ان کی میت کی حوالگی اور پوسٹ مارٹم کروانے کے مطالبات بھی سامنے آرہے ہیں۔ اسی تناظر میں احمید قذافی نے العربیہ/الحدث سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سیف الاسلام نے اپنی موت سے قبل حملہ آوروں کا ذاتی طور پر مقابلہ کیا۔ انہوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ اس واقعے کے دوران سیف الاسلام کا بیٹا بھی زخمی ہوا ہے، تاہم ابھی تک ان کے زخموں کی نوعیت یا صحت

کے حوالے سے کوئی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں کیونکہ حملے میں ملوث اصل گروہ کے بارے میں تاحال ابہام پایا جاتا ہے۔ سیف الاسلام کے کزن نے مزید بتایا کہ گذشتہ عرصے میں سیف الاسلام پر متعدد مرتبہ قاتلانہ حملوں کی کوششیں کی گئی تھیں۔ العربیہ/الحدث کے ذرائع کے مطابق پبلک پراسیکیوٹر کی ایک ٹیم تحقیقات کے لیے سیف الاسلام قذافی کی رہائش گاہ پہنچ گئی ہے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مودکی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : **JAVED AHMAD** PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bherdi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:**JAVED AHMAD**,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

الیکشن کمیشن کا رویہ بتاتا ہے کہ وہ بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے: اکھلیش یادو

ایس آئی آر میں بی جے پی شامل ہے، بی جے پی حقیقی ووٹروں کے ووٹوں کو حذف کر کے جعلی ووٹ ڈال رہی ہے

لکھنؤ (پریس ریلیز): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے بیان دیا ہے کہ ووٹر لسٹ کو لے کر جاری ایس آئی آر میں بی جے پی شامل ہے۔ بی جے پی حقیقی ووٹروں کے ووٹوں کو حذف کر کے جعلی ووٹ ڈال رہی ہے۔ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے لیکن جب سماج وادی پارٹی بی جے پی کی دھوکہ دہی کی شکایت کرتی ہے تو کمیشن اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ ایسا لگتا ہے کہ گٹھ جوڑ بہت مضبوط ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل میں الیکشن کمیشن کی عمارت پر بی جے پی کا جھنڈا لہرایا جائے۔

مسٹر اکھلیش یادو آج پارلیمنٹ کے احاطے میں میڈیا سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ووٹوں کی گنتی کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہے لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ بڑے پیمانے پر ووٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کا رویہ بتاتا ہے کہ وہ بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے۔ ابھی کل ہی ہم نے SIR میں بھرے ہوئے فارموں کے حوالے سے الیکشن کمیشن کو متعدد رپورٹس جمع کرائی ہیں۔ ایس پی نے شکایات درج کرائی ہیں، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ یا ایس ڈی ایم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پورے اتر پردیش میں لاکھوں پرنٹ شدہ فارم تقسیم کیے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں کے ووٹوں کو منسوخ کرایا جا سکے۔ یہ پرنٹ شدہ فارم اسمبلی سطح کے پولنگ بوتھوں کو بھیجے جا رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے کارکنوں اور لیڈروں نے انہیں پکڑ لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ دیہات میں ووٹ کینسل کرانے کے لیے یہ پرنٹ شدہ فارم 7 کہاں سے آ رہے ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ بی جے پی نے اپنا پیسہ استعمال کرتے ہوئے ایسی ایجنسیوں کی خدمات حاصل کی ہیں جو ووٹر لسٹ سے ناموں کو حذف کرنے کے لیے بھرتی ہیں اور پھر ووٹر کے دستخط جعلی بنا کر انہیں BLO کے پاس بھیجتی ہیں۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر جعلی دستخط جعلی ہو رہے ہیں تو دفعہ 420 لگائی جانی چاہئے۔ ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ سلطان پور میں ایک ووٹر نند لال دستخط کرنے سے قاصر ہے۔ وہ اپنے انگوٹھے کا نشان استعمال کرتا ہے۔ بی جے پی کے ارکان نے ووٹ کینسل کرانے کے لیے ان کے نام سے فارم 7 بھرا۔ انہوں نے اس پر دستخط بھی کر دیئے۔ وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ ووٹ کینسل کرنے کے لیے ان کا نام استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی نے لکھنؤ یا دہلی میں کہیں کمانڈ سنٹر بنا رکھا ہے جہاں سے فرضی فارم 7 بھرے جا رہے ہیں۔ انہیں پولنگ بوتھوں پر تھیلوں کی طرح تقسیم کیا جا رہا ہے، اور ووٹ منسوخ کیے جا رہے ہیں۔ اتر پردیش میں ایس آئی آر میں منظم جرائم ہو رہے ہیں۔ کچھ اہلکار اس دھوکہ دہی میں ملوث ہیں، دوسرے اہلکاروں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن نہیں سن رہا۔ بی جے پی ہیڈ کوارٹر سے آنے والے فارموں کا استعمال کرتے ہوئے ووٹوں کو منسوخ کیا جا رہا ہے۔ ایس آئی آر فراڈ کو منظم جرائم کے زمرے میں شامل کیا جائے۔

سپریم کورٹ میں ایس آئی آر معاملے پر بحث میں مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے ذاتی طور پر حصہ لینے کے سوال پر مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ممتا بنرجی نے بی جے پی کے برے کاموں کے خلاف کالا کوٹ پہن رکھا ہے۔ عوام کو بھی اسی طرح آگے آنا چاہیے۔ سماج وادی پارٹی ممتا بنرجی کے ساتھ کھڑی ہے۔ ووٹ کا حق ذاتی حق کا معاملہ ہے۔ ووٹ چھیننے کا مطلب حق چھیننا ہے۔ ہر چیز کا حق چھین لیا جائے گا۔ وراثت کے کاغذات سے لے کر شہریت تک سب کچھ چھین لیا جائے گا۔

لوک سبھا میں کارروائی کے بارے میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت کو اپوزیشن کے خدشات کو سنجیدگی سے سننا چاہئے اور اپنا موقف پیش کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ چین ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا، جارج فرنانڈس، نیتا جی ملائم سنگھ یادو، اور متعدد سوشلسٹ لیڈروں نے ہمیشہ چین کے مسئلے کو سب سے بڑے خطرے کے طور پر اٹھایا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب چین نے ہماری سرزمین پر قبضہ کیا ہو۔ چین اس سے قبل بھی ایسی سرگرمیوں میں ملوث رہا ہے۔ ہم نے تبت کب کھویا؟ ہمارے فوجی پینگونگ جھیل اور فائیو فنگرز تک کہاں پہنچ گئے؟ اسی ایوان میں میں نے ریزنگ لا میموریل کا مسئلہ اٹھایا۔ ریزانگ لا میموریل کو اس کے اصل مقام سے ہٹا دیا گیا ہے اور اب اسے کئی کلومیٹر دور دوبارہ بنایا گیا ہے۔ ریزانگ لا میموریل تشویشناک ہے، ساتھ ہی یہ سوال بھی ہے کہ چین نے کتنی زمین چھین لی ہے۔ یہ ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ چین کے ساتھ سرحدی تنازعہ ہے۔ چین گدھ کی طرح بھارتی سرزمین پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ اپوزیشن کو ملک کی داخلی اور سرحدی سلامتی پر بات کرنے اور اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ نہ صرف راہول گاندھی، سماج وادی پارٹی اور ٹی ایم سی کے دیگر اپوزیشن لیڈر اپنا رخ پیش کرنا چاہتے ہیں، لیکن حکومت اپوزیشن کی بات نہیں سننا چاہتی۔

امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدے کے بارے میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک اس سودے میں کئے گئے فیصلوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ یہ سودا نہیں بلکہ نرمی ہے۔ اس سے ہمارے کسان تباہ ہو جائیں گے۔ ملکی معیشت دوسروں کے ہاتھ میں جا رہی ہے۔ پوری مارکیٹ دوسرے ممالک کو دی جا رہی ہے۔ بی جے پی کسانوں کو برباد کر رہی ہے۔ یہ سودا ہماری زراعت اور کسانوں پر حملہ ہے۔ کہاں ہیں بی جے پی کے ستھی اتحادی جو وقتاً فوقتاً سودیشی کا نعرہ لگاتے ہیں؟ کہاں گئی سودیشی تحریک؟ بی جے پی ملک کو بحران میں ڈال رہی ہے۔ ہندوستان کی 70 فیصد آبادی کسان اور غریب ہے۔ ان کا انحصار زراعت پر ہے۔ اگر حکومت دوسرے ممالک سے زرعی اور ڈیری مصنوعات ہندوستانی منڈی میں درآمد کرتی ہے تو مارکیٹ کیسے بچ پائے گی؟ فی الحال، کسان باڑ لگا کر اپنی فصلوں کو آوارہ جانوروں سے بچا رہے ہیں۔ وہ اپنی زراعت اور مارکیٹ کو غیر ملکی کمپنیوں سے کیسے بچائیں گے؟ بی جے پی حکومت نے ملک کا پورا بازار امریکہ کے حوالے کر دیا ہے۔

اتر پردیش میں مدرسہ امتحان کی تاریخوں کا اعلان، سی سی ٹی وی مانیٹرنگ کا کیا جائے گا استعمال

لکھنؤ (ایجنسی): یوپی کے 75 اضلاع میں مدرسہ بورڈ امتحان کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس امتحان کو دھوکہ دہی (چیٹنگ) کے خلاف سختی سے نافذ کیا جائے گا۔ سی سی ٹی وی مانیٹرنگ بھی ہو گی۔ اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن کونسل کی رجسٹرار انجنا سروہی نے ریاست کے تمام 75 اضلاع میں تعینات متعلقہ عہدیداروں کو ایک خط کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ کونسل کی طرف سے سال 2026 کے لیے منشی/مولوی اور عالم کے امتحانات 9 فروری 2026 سے شروع ہوں گے۔ کونسل نے امتحانات کی تیاری کا حتمی ٹائم ٹیبل، وقت جاری کر دیا ہے۔ رجسٹرار نے ایک خط میں کہا ہے کہ امیدواروں کے ایڈمٹ کارڈ، ڈیسک سلپس اور حاضری کی شیٹ مدرسہ پورٹل پر آن لائن جاری کر دی گئی ہیں۔ مدارس 3 فروری 2026 سے اپنے لاگ ان کے ذریعے ایڈمٹ کارڈ ڈاؤن لوڈ کر سکیں گے۔ ڈاؤن لوڈ کردہ ایڈمٹ کارڈز مدرسہ کے پرنسپل کے دستخط کے بعد ہی طلباء کو دستیاب ہوں گے۔ امیدوار کونسل کی آفیشل ویب سائٹ سے اپنے ایڈمٹ کارڈز خود بھی ڈاؤن لوڈ کر سکیں گے۔ امتحانی مرکز اور ضلع اقلیتی بہبود آفیسر کے لاگ ان پر ڈیسک سلپس اور حاضری کی پرچیاں دستیاب کر دی گئی ہیں، جنہیں امتحانی مرکز خود ڈاؤن لوڈ کر سکتا ہے یا ضلع اقلیتی بہبود افسر کے ذریعہ امتحانی مراکز کو بروقت دستیاب کرایا جائے گا۔ مدرسہ ایجوکیشن کونسل نے واضح ہدایات دی ہیں کہ تمام متعلقہ عہدیدار بروقت کارروائی کو یقینی بنائیں تاکہ کوئی امیدوار داخلہ کارڈ سے محروم نہ رہے۔ امتحان کو منصفانہ، دھوکہ دہی (چیٹنگ) سے پاک اور بروقت منعقد کرنے کے لیے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ دھوکہ دہی (چیٹنگ) پر مؤثر طریقے سے قابو پانے کے لیے فلائنگ اسکواڈز تشکیل دیے گئے ہیں اور مراکز پر تعینات اساتذہ کو سخت چوکسی برقرار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تمام امتحانی مراکز کی سی سی ٹی وی کیمروں سے نگرانی کی جائے گی جب کہ حساس مراکز کی ویب کاسٹنگ کے ذریعے بھی نگرانی کی جائے گی۔ کونسل نے واضح کیا ہے کہ امتحان کی شفافیت اور تقدس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

منور رانا کی بیٹی کو طلاق دے کر شوہر نے گھر سے نکالا

شوہر پر جہیز کے لیے ہراسانی اور مار پیٹ کا مقدمہ درج

لکھنؤ (ایجنسی): آنجہانی شاعر منور رانا کی بیٹی شیبا رانا نے اپنے شوہر ثاقب پر تین طلاق دینے اور گھر سے نکالنے کا الزام لگایا ہے۔ سعادت گنج پولیس میں درج کرائی گئی شکایت میں شیبا نے کہا کہ اس کے سسرال والے اسے 20 لاکھ روپے اور ایک فلیٹ کا مطالبہ کرتے ہوئے پریشان کر رہے تھے۔ پولیس نے جہیز امتناع ایکٹ اور تین طلاق ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ بیٹی سمیہ رانا نے ایف آئی آر کے اندراج کی تصدیق کی۔ انہوں نے کہا کہ شکایت میں تین طلاق کا الزام لگایا گیا ہے۔

شیبا رانا کی شادی کریم گنج کے رہائشی سید محمد ثاقب سے 19 دسمبر 2013 کو ہوئی تھی۔ متاثرہ لڑکی کے مطابق شادی کے وقت اس کے والد نے اپنی دولت کے مطابق اسے سونے اور ہیرے کے زیورات اور 10 لاکھ روپے نقد جہیز کے طور پر دیے۔ الزام ہے کہ شادی کے فوراً بعد اس کے شوہر ثاقب اور سسرال والوں نے دوبارہ اس پر جہیز کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ سسرال والے 20 لاکھ روپے نقد اور ایک فلیٹ کا مطالبہ کر رہے تھے۔

متاثرہ نے پولیس کو بتایا کہ 9 اپریل 2025 کو اس کے شوہر نے اس کے ساتھ بدسلوکی اور وحشیانہ حملہ کیا۔ الزام ہے کہ ثاقب نے غصے میں آ کر تین بار طلاق کا اعلان کیا اور پھر شیبا کو گھر سے باہر دھکیل دیا۔ شیبا کا الزام ہے کہ اس کے شوہر نے ان کے دو بچوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں دی۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے شوہر نے ماضی میں کئی بار اسے مارنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی شادی کو بچانے کے لیے شیبا کے والدین نے کئی بار اس کے مطالبات پورے کیے۔ جوڑے کے دو بچے ہیں، جن میں سے بیٹے کا نام فواز اور بیٹی کا نام حیام فاطمہ ہیں۔

سعادت گنج کے انسپکٹر سنتوش کمار آریہ نے بتایا کہ شیبا رانا کی شکایت پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ پولیس معاملے کی ہر پہلو سے باریک بینی سے تفتیش کر رہی ہے۔ شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

الہ آباد ہائی کورٹ: نجی عبادات پر شہری آزادی کی واضح ضمانت

قاری یوسف عزیزی نے نجی عبادات پر عدالتی وضاحت کا خیر مقدم کیا

لکھنؤ (پریس ریلیز): الہ آباد ہائی کورٹ کے حالیہ تاریخی فیصلے، جس میں نجی زمین پر مذہبی عبادات اور مذہبی پروگراموں کے انعقاد کو آئینی دائرے میں جائز قرار دیا گیا ہے، کا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے پرجوش اور بھرپور خیر مقدم کیا گیا ہے۔

بورڈ کے صدر قاری محمد یوسف عزیزی قادری نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ یہ فیصلہ آئینِ ہند میں دی گئی مذہبی آزادی، بنیادی حقوق اور شہری آزادیوں کی واضح اور غیر مبہم ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے نہایت دوٹوک انداز میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ اگر کوئی شہری اپنی ذاتی ملکیت یا نجی احاطے میں آئینی حدود کے اندر رہتے ہوئے مذہبی عبادت یا پروگرام کا اہتمام کرتا ہے تو اس پر کسی قسم کی پیشگی سرکاری اجازت عائد نہیں کی جا سکتی۔

قاری محمد یوسف عزیزی قادری نے کہا کہ ماضی میں بعض مقامات پر انتظامیہ کی جانب سے نجی عبادات میں بلا جواز مداخلت، غیر ضروری پابندیاں اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے واقعات سامنے آتے رہے ہیں، جو نہ صرف آئینی روح بلکہ شہری آزادیوں کے بھی منافی تھے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ ایسے تمام غیر آئینی طرزِ عمل پر واضح روک ہے اور یہ پیغام دیتا ہے کہ ملک میں قانون کی بالادستی اور شہری حقوق پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ ریاستی انتظامیہ اس فیصلے پر اس کی روح کے مطابق سنجیدگی سے عمل کرے گی اور مذہبی معاملات میں آئینی حدود کا احترام کرتے ہوئے عوام کو مکمل آزادی فراہم کی جائے گی، تاکہ کسی بھی شہری کو بلا سبب خوف یا دباؤ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بورڈ کے صدر نے مزید کہا کہ عدلیہ کا یہ فیصلہ نہ صرف اقلیتوں بلکہ ملک کے تمام شہریوں کے آئینی حقوق کے تحفظ کی ایک مضبوط مثال ہے، جو ملک میں مذہبی ہم آہنگی، قانون پسندی اور باہمی احترام کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان ٹریڈ ڈیل کسانوں کیلئے نقصاندہ

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر مسٹر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ یہ کوئی ڈیل نہیں ہے، بلکہ رعایت ہے۔ عوام ایک بار پھر بی جے پی کے غلط حساب کتاب پر سوال اٹھا رہے ہیں: کیا صفر (0) بڑا ہے یا اٹھارہ (18)؟ اس ملک میں زراعت پر منحصر 70 فیصد آبادی کے لیے نقصان دہ کوئی بھی سودا کبھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتا۔ زراعت اور ڈیری کو بچانے کے حوالے سے ایوان کے فلور پر جو جھوٹ بولا جا رہا ہے اس کا مستقبل میں نوٹس لیا جائے گا اور اگر جھوٹا ثابت ہوا تو کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر معاہدے کی شرائط کو حتمی شکل نہیں دی گئی اور دستخط نہیں کیے گئے تو کوئی کیسے پیشگی دعوے کر سکتا ہے۔ کسی بھی تجارت کو نفع و نقصان کے پیمانے پر تولا جاتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ فائدہ کس کو اور نقصان کس کو۔ بی جے پی کے ارکان کو نقصان کا جشن نہیں منانا چاہئے۔ یہ سودا ایک تباہی ہے، اور بی جے پی کے ارکان کو اس میں کمیشن لینے کے مواقع تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ کوئی سمجھوتہ نہیں ہے، یہ ہتھیار ڈالنے کی بات ہے۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بھارت سے 500 بلین ڈالر کا بھتہ لیا جا رہا ہے۔ جو لوگ تجارتی معاہدے کو سنگ میل قرار دے رہے ہیں ان کے دماغ خراب ہو گئے ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سفارت کاری کی فتح ہے وہ جانتے ہیں کہ امریکہ اپنے منافع بخش کاروبار کے مطابق سفارت کاری کو احتیاط سے تیار کر رہا ہے۔ جو لوگ اسے بی جے پی حکومت کے تسلط کی جیت قرار دے رہے ہیں وہ دراصل دبے ہوئے محسوس کر رہے ہیں۔

یس کلاسیز رحمت منزل ممبرا میں اعزازی شعری نشست کا انعقاد

معید رہبر اپنے عہد کے شعراء میں انفرادی اسلوب کے حامل شاعر ہیں: مسعود حساس

لکھنؤ (پریس ریلیز): نوجوان شاعر معید رہبر لکھنوی کی بمبئی آمد پر اداکار و شاعر سراج طالب سراج نے ایک اعزازی شعری نشست کا انعقاد یس کلاسیز رحمت منزل ممبرا میں کیا۔ جس کی صدارت دہلی سے تشریف لائے مہمان مزاح نگار شاعر محمد جناب محمد علی علوی نے فرمائی اور نظامت کے فرائض معروف شاعر و ادیب مسعود حساس نے اپنے خاص انداز میں کرتے ہوئے تمام شعراء کا تعارف خوبصورت ادبی انداز میں پیش کیا۔ مہمان اعزازی معید رہبر لکھنوی کا تعارف پیش کرتے ہوئے آنجناب نے کہا کہ معید رہبر اپنے عہد کے شعراء میں منفرد صاحب اسلوب شاعر ہیں مزید برآں کہ ان کے شاگردان کی خاصی تعداد ہے یعنی اتنی کم عمری میں استاد شاعر ہونے کا سہرا بھی ان کے سر ہے۔ نشست میں محمد علی علوی، معید رہبر لکھنوی، مسعود حساس، سراج طالب سراج، زبیر گورکھپوری تابش رامپوری، ہنگامہ اعظمی، مسیح الدین نزیری، منظر بلیاوی، ذوالفقار صعیدی، تاج محمد تاج، منظور الاسلام منظور اپنے بہترین کلام پیش کئے۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

فاتحہ پڑھنے بھی آئے ہو تو ہے ساتھ رقیب
تم مسلمان ہو مردے کو جلاتے کیوں ہو
محمد علی علوی

حالات ہم سے شہر کے یوں پوچھتے ہیں لوگ
جیسے ہم آدمی نہیں اخبار ہو گئے
معید رہبر لکھنوی

تمام سانپ تھے آب حیات نوشیدہ
تو ہاتھ کاٹ دیئے میں نے آستین کے ساتھ
مسعود حساس

میں مر چکا ہوں مگر کوئی مجھ میں زندہ ہے
جو پھر رہا ہے مری لاش کو اٹھائے ہوئے
سراج طالب سراج

کرتے ہیں لوگ تذکرہ جس ماہتاب کا
پاسنگ بھی نہیں ہے مرے انتخاب کا
زبیر گورکھپوری

ہمیں خیرات کے ٹکڑوں پہ پلنا ہی نہیں آتا
پرانے حکمراں ہیں کوئی بنجارے نہیں ہیں ہم
منظر بلیاوی

نہیں کرتا محبت میں کوئی اقرار پھوکٹ میں
حسینوں کا نہیں ہوتا ہے اب دیدار پھوکٹ میں
ہنگامہ اعظمی

شعر کہوں تو روشن چہرے ہو جاتے ہیں
میرے جیسے سب کے لہجے ہو جاتے ہیں
تابش رامپوری ممبئی

ایک بے فیض اگر ہو تو دوبارہ کیجے
عشق میں کوئی خسارا نہ۔ گوارا کیجے
میم نذیری

میرا مزاج خوب سمجھتے ہیں میرے دوست
فطرت مری صعیدی مگر ہوں میں ذوالفقار
ذوالفقار صعیدی

ہاتھ آنی نہیں ہے یہ پھر بھی
ذہن پر سب کے چھائی ہے دنیا
تاج محمد صدیقی

گھر سے باہر تو نکلنا ہوگا
تم کو سانپوں کو کچلنا ہوگا
منظور الاسلام جہانگیر

شرکاء میں کافی تعداد میں طلباء و طالبات موجود تھے جن کی موجودگی نے نشست کو دوآتشہ بنا دیا۔ پروگرام کے اختتام پر کنوینر سراج طالب سراج نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

تھانہ مسولی میں خواتین بیداری تقریب کا اہتمام

بارہ بنکی (نامہ نگار): خواتین کو اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ اپنے حقوق کی بھرپور معلومات

ہونا بہت ضروری ہے تب ہی وہ سماج میں رائج اپنے خلاف استحصال اور جرائم کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ خواتین کو معلوم ہونا چاہیے کہ حکومت انکی حفاظت کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل ہے۔ مذکورہ باتیں مشن شکتی مہم کے تحت تھانہ مسولی علاقے کے موضع گوریلا میں ہونے والی خواتین بیداری تقریب کو خطاب کرتے ہوئے انچارج انسپکٹر راشد علی خان نے ظاہر کئے۔ انہوں نے بتایا کہ خواتین کو گھر سے باہر نکلتے وقت خاص طور پر لڑکیوں کو اسکول جاتے وقت وزیر اعلیٰ ہیلپ لائن نمبر 1076 و ومن پاور لائن نمبر 1090 جیسے نمبر اپنے پاس رکھنا چاہئے تاکہ کسی بھی انہونی ہونے پر ان نمبروں پر مدد حاصل کر کے محفوظ رہا جا سکے۔ خواتین سیل کی انچارج اچھی بی نے بتایا کہ حکومت نے خواتین کی مدد کے لئے ناری سرکچھا ناری سمان، اینٹی رومیوں جیسی مہم میں چلا رکھی ہیں اس کے علاوہ بچپن کی شادیاں روکنے اور پاسکوا ایکٹ کے سلسلہ میں مسلسل ٹھوس کارروائی کی جا رہی ہے انہوں نے گاؤں کی خواتین کو خصوصی طور پر بتایا کہ کسی بھی مصیبت کے وقت سی یو جی نمبر 9454403070 پر مدد حاصل کر سکتی ہے اس موقع پر بڑی تعداد میں خواتین کے علاوہ بڑی تعداد میں خواتین پولیس موجود تھیں۔

کینسر کیخلاف ریلی نکال کر عوام کو کیا گیا بیدار

لکھنؤ (ایجنسی): "کینسر سے مت ڈرو، اسے جڑوں سے مٹا دو!" اس عزم کے ساتھ بدھ کی صبح دارالحکومت لکھنؤ کی سڑکیں کینسر بیداری کے نعروں سے گونج اٹھیں۔ لکھنؤ کینسر انسٹی ٹیوٹ اور HEAL فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اس بڑی بیداری ریلی میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ یہ ریلی بدھ کی صبح تقریباً 8:30 بجے 1090 چوراہے سے بڑے جوش و خروش کے درمیان شروع ہوئی۔ پروگرام کو اجگرا، وارانسی کے ایم ایل اے تریبھون رام اور سابق ایم پی ریتا بہوگنا جوشی، ایڈیشنل چیف سکریٹری (صحت) امیت گھوش، ڈویژنل کمشنر وجے وشواس پنت، میونسپل کمشنر گورو سنگھ، اور سی ایم او ڈاکٹر این بی سنگھ نے مشترکہ طور پر ہری جھنڈی دکھائی۔

ایڈیشنل چیف سکریٹری امیت گھوش نے میونسپل کمشنر کو مشورہ دیا کہ میونسپل کارپوریشن اور ہیل فاؤنڈیشن مشترکہ طور پر بستیوں اور ان علاقوں میں خصوصی مہم شروع کریں جہاں بیڑی، سگریٹ اور تمباکو کا استعمال زیادہ ہے۔ ریلی کی سب سے زیادہ توجہ کینسر پر قابو پانے والے افراد تھے۔ کینسر سے بچ جانے والے یہ افراد سب سے آگے چل رہے تھے، ہاتھوں میں بینرز تھے جو اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ بروقت تشخیص اور علاج کینسر کو شکست دے سکتا ہے۔

سنت روی داس جینتی پر ثقافتی اور کھیلوں کے مقابلوں کا شاندار انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی): سنت شرومنی گرو رویداس جینتی کے موقع پر لکھنؤ سلطان پور روڈ پر واقع امیٹھی گرام پنچایت میں کھیلوں کے مقابلوں کے بعد ثقافتی پریزنٹیشن کا اہتمام کیا گیا جس میں علاقے کے چھوٹے بچوں اور نوجوان فنکاروں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن آکاش روی نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ مقامی لوگوں کے تعاون سے سنت روی داس جینتی پر یہ تقریب گزشتہ دس سالوں سے لگاتار منعقد کی جا رہی ہے اور تقریباً تین ماہ قبل ہی اس کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔

کوآرڈینیٹر دھرمیندر روی، آکاش روی، اما کانت گوتم، ڈائریکٹر انوراگ روی، اور کوآرڈینیٹر امیت کمار نے سنت شرومنی رویداس جینتی تقریبات کے کامیاب انعقاد میں تعاون کیا، ان کے ساتھ

سشیل، کاجل، کومل، جولی، چیت رام، انکیت کمار، امن گوتم، رنجیت، یوگیندر، تیج پرکاش، ششی کانت گوتم، دیپک کنوجیا، وکاس، منشرم گوتم، بھیم راوت، رجنی کانت، ہمانشو، پریانشو، انیل کمار، راج کمار، ہریوم، نکھل، پرنس، گولو، اور لکشمی کانت۔ وغیرہ شامل ہوئے۔ اس سال لکھنؤ یونیورسٹی کے طالب علم لیڈر مناو راوت، رام سروپ، سرویش، راکیش، اور راجیش راوت نے سنت رویداس کی تعلیمات اور ان کی سماجی خدمات کے بارے میں قابل قدر بصیرت فراہم کی، اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے دستور کے راستے پر چلنے کی وکالت کی۔

اس سال، سنت روی داس جینتی کی تقریبات کا سب سے بڑا مرکز جادوگر بلوان اور اس کے ساتھی اتل کا جادوئی شو تھا، جس نے سامعین سے تالیاں بجائیں۔ سنت روی داس جینتی 2026 کے موقع پر میانک، آلوک، انشو، شیوا، شیوانش، ماہی، جانوی، سونالی، کیرتی، ارتیکا، دیشا، پارتھ، سمرتھ وغیرہ جیسے بچوں نے مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور انعامات حاصل کیے۔

سنت رویداس جینتی کے موقع پر منعقد ہونے والی ثقافتی تقریبات میں مجموعی طور پر 36 بچوں نے سماجی مسائل پر مبنی گروپ ڈانس اور مختلف ڈراموں کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اما کانت، انوراگ، امیت، سمیر سنجنا، کاجل، ول، آروش، آدتیہ، پائل، آرادھیا، راکھی، ایشانی، راگنی وغیرہ جیسے بچوں کی پرفارمنس کو حاضرین نے خوب سراہا۔

عرس واحدی زاہدی 14 و 15 فروری کو

بلگرام / ہردوئی (پریس ریلیز): 445 واں عرس واحدی زاہدی 14 و 15 فروری کو بلگرام کے مشہور خانقاہ عالیہ واحدیہ، سلہاڑہ میں منایا جائے گا۔ دو روزہ عرس کی سرپرستی خانقاہ عالیہ واحدیہ کے سجادہ نشین میر سید حسین احمد حسین میاں واحدی کریں گے۔ سید فیصل واحدی نے بتایا کہ 14 فروری کو نماز عصر کے بعد چادر کا جلوس، نماز مغرب کے بعد مہمانوں کے لیے واحدی لنگر اور نماز عشاء کے بعد واحدی کانفرنس ہوگی۔ شب میں 1:45 بجے بلگرام کے قطب حضرت سید آل محمد کا قل شریف ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ 15 فروری کو صبح 9 بجے شروع ہونے والی واحدی کانفرنس میں علمائے کرام کی تقاریر ہوں گی۔ سید میر عبدالواحد بلگرامی کی قل شریف دوپہر 1:40 پر ہوگا۔ قل کے بعد واحدی لنگر ہوگا۔